ISBN No. 978-969-9266-04-1

مسلسل اشاعت کا ۳۰ واں سال

ماہنامہ
معارفِ رضا
کراچی

جلد: 30 | شمارہ: 8

اگست ۲۰۱۰ء/شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ

هدیہ فی شمارہ: 30 روپے
سالانہ: عام ڈاک سے: -/300 روپے
رجسٹرڈ ڈاک سے: -/350 روپے
بیرونِ ممالک: 30 امریکی ڈالر سالانہ

نوٹ

دائرے میں سرخ نشان ممبر شپ ختم ہونے کی علامت ہے۔ زرِ تعاون ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

رقم دستی یا منی آرڈر/ بینک ڈرافٹ بنام "ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا" ارسال کریں، چیک قابلِ قبول نہیں۔
ادارہ کا اکاؤنٹ نمبر: کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 45-5214۔ حبیب بینک لمیٹڈ، پریڈی اسٹریٹ برانچ، کراچی۔

نوٹ: ادارتی بورڈ کا مراسلہ نگار/ مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ (ادارہ)

(پبلشر مجید اللہ قادری نے باہتمام حریت پرنٹنگ پریس، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی سے چھپوا کر دفتر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل سے شائع کیا۔)

فہرس

مقالہ نگار حضرات اپنی نگارشات ہر انگریزی ماہ کی ۱۰ تاریخ تک ہمیں بھیج دیا کریں۔ مقالہ تحقیقی مع حوالہ جات ہو، ۵ صفحات سے زیادہ نہ ہو، کسی دوسرے جریدے یا ماہنامے میں شائع شدہ نہ ہو۔ اس کی اشاعت کا فیصلہ ادارے کی مجلسِ تحقیق و تصنیف کرے گی۔ (ادارتی بورڈ)

نہ آسماں کو یوں سرکشیدہ ہونا تھا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

****

نہ آسمان کو یوں سرکشیدہ ہونا تھا
حضورِ خاکِ مدینہ خمیدہ ہونا تھا

اگر گلوں کو خزاں نارسیدہ ہونا تھا
کنارِ خارِ مدینہ دمیدہ ہونا تھا

حضور اُن کے خلافِ ادب تھی بیتابی
مری امید تجھے آرمیدہ ہونا تھا

نظارہ خاکِ مدینہ کا اور تیری آنکھ
نہ اس قدر بھی قمر شوخ دیدہ ہونا تھا

کنارِ خاکِ مدینہ میں راحتیں ملتیں
دلِ حزیں تجھے اشک چکیدہ ہونا تھا

پناہ دامنِ دشتِ حرم میں چین آتا
نہ صبرِ دل کو غزالِ رمیدہ ہونا تھا

یہ کیسے کھلتا کہ ان کے سوا شفیع نہیں
عبث نہ اَوروں کے آگے تپیدہ ہونا تھا

ہلال کیسے نہ بنتا کہ ماہِ کامل کو
سلامِ ابروئے شہ میں خمیدہ ہونا تھا

لَاَمْلَئَنَّ جَہَنَّم تھا وعدۂ ازلی
نہ منکروں کا عبث بد عقیدہ ہونا تھا

نسیم کیوں نہ شمیم ان کی طیبہ سے لاتی
کہ صبحِ گل کو گریباں دریدہ ہونا تھا

ٹپکتا رنگِ جنوں عشقِ شہ میں ہر گل سے
رگِ بہار کو نشتر رسیدہ ہونا تھا

بجا تھا عرش پہ خاکِ مزارِ پاک کو ناز
کہ تجھ سا عرش نشیں آفریدہ ہونا تھا

گزرتے جان سے اِک شور "یا حبیب کے" ساتھ
فغاں کو نالۂ حلق بریدہ ہونا تھا

مرے کریم گنہ زہر ہے مگر آخر
کوئی تو شہدِ شفاعت چشیدہ ہونا تھا

جو سنگِ در پہ جبیں سائیوں میں تھا مٹنا
تو میری جان شرارِ جہیدہ ہونا تھا

تری قبا کے نہ کیوں نیچے نیچے دامن ہوں
کہ خاکساروں سے یاں کب کشیدہ ہونا تھا

رضؔا جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہِ حبیب
تو پیارے قیدِ خودی سے رہیدہ ہونا تھا

تصویرِ سنّیت ہے کہ چہرہ رضا کا ہے

جمیل نظر

جلوہ ہے نور ہے کہ سراپا رضا کا ہے
تصویرِ سنّیت ہے کہ چہرہ رضا کا ہے

وادی رضا کی، کوہ ہمالہ رضا کا ہے
جس سمت دیکھیے وہ علاقہ رضا کا ہے

دستار آرہی ہے زمیں پر جو سر اُٹھے
اتنا بلند آج پھریرا رضا کا ہے

کس کی مجال ہے کہ نظر بھی ملا سکے
دربارِ مصطفےٰ میں ٹھکانا رضا کا ہے

الفاظ بہہ رہے ہیں دلیلوں کی دھار پر
چلتا ہوا قلم ہے کہ دھارا رضا کا ہے

چھوتا ہے آسمان کو مینار عزم کا
یعنی اٹل پہاڑ ارادہ رضا کا ہے

نکتے عبارتوں سے ابھرتے ہیں خود بخود
نقد و نظر یہ ایسا اجارہ رضا کا ہے

دریا فصاحتوں کے رواں شاعری میں ہیں
یہ سہلِ ممتنع ہے کہ لہجہ رضا کا ہے

جو لکھ دیا ہے اس نے سند ہے وہ دین میں
اہلِ قلم کی آبرو نکتہ رضا کا ہے

اگلوں نے بھی لکھا ہے بہت علم دین پر
جو کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے

اس دور پر فتن میں نظر خوش عقیدگی
سرکار کا کرم ہے بہانا رضا کا ہے

﴿اپنی بات﴾

تذکرہ اولیائے کرام کا

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

اللہ عزوجل قرآن مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَہُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۴﴾ (یونس)

سن لو، بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں، انہیں خوش خبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ (کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن)

مولانا مفتی سیّد محمد نعیم الدین اشرفی مراد آبادی (پ ۱۸۸۳ء/ ۱۳۰۰ھ۔ م ۱۹۴۸ء/ ۱۳۶۷ھ) خلیفۂ امام احمد رضا محدثِ بریلوی قدس سرہ العزیز اس آیت شریفہ کے حواشی لکھتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"ولی کی اصل 'ولا' سے ہے جو قرب و نصرت کے معنٰی میں ہے۔ ولی اللہ وہ ہے جو فرائض سے قرب حاصل کرے اور اطاعتِ الٰہی میں مشغول رہے اور اس کا دل نورِ جلالِ الٰہی کی معرفت میں مستغرق ہو۔ جب دیکھے، دلائلِ قدرتِ الٰہی کو دیکھے اور جب سنے، اللہ کی آیتیں ہی سنے اور جب بولے تو اپنے رب کی ثناہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے، طاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے، اسی امر میں کوشش کرے جو ذریعۂ قربِ الٰہی ہو، اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اور چشمِ دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے۔ یہ صفت اولیا کی ہے۔ بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ولی و ناصر اور معین و مددگار ہوتا ہے۔ متکلمین کہتے ہیں، ولی وہ ہوتا ہے جو اعتقاد صحیح مبنی بر دلیل رکھتا ہو اور اعمالِ صالحہ شریعت کے مطابق بجالاتا ہو۔ بعض عارفین نے فرمایا کہ ولایت نام ہے قربِ الٰہی اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ مشغول رہنے کا۔ جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو کسی چیز کا خوف نہیں رہتا اور نہ کسی شے کے فوت ہونے کا غم ہوتا ہے۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللہ یاد آئے۔ یہ ہی طبری کی حدیث میں بھی ہے۔ ابنِ زید نے کہا، ولی وہی ہے جس میں وہ صفت ہو جو اس آیت میں مذکور ہے۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ یعنی ایمان و تقویٰ، دونوں کا جامع ہو۔ بعض علما نے فرمایا کہ ولی وہ ہیں جو خالص اللہ کے لیے محبت کریں۔

اولیا کی صفت احادیثِ کثیرہ میں وارد ہوئی ہے کہ ملائکہ وقتِ موت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتے ہیں۔ علما کا قول ہے کہ دنیا کی بشارت تو وہ ہے جو ملائکہ وقتِ موت سناتے ہیں اور آخرت کی بشارت وہ ہے جو مومن کو جان نکالنے کے بعد سنائی جاتی ہے کہ اللہ ان سے راضی۔" (حاشیہ خزائن العرفان از مولانا سیّد نعیم الدین مراد آبادی)

قارئین کرام! تفصیل میں جائے بغیر یہاں مقام ولی سے متعلق ایک بہت اہم حدیث نقل کر رہا ہوں جس کو سیّدنا ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں:

"عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ان الله تعالیٰ قال من اذی لی وليا فقد اذنته للحرب وما يزال عبدی يتقرب الی بالنوافل حتی احببته فكنت سمعه الذی يسمع به وبصره الذی يبصر به ويده يبطش بها و رجلة التی يمشی بها وان سالنی لاعطينه۔"

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے، جس نے میرے ولی کو ستایا، وہ مجھ سے لڑنے کے لیے تیار ہو جائے۔ میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا ہے یا یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں، پس ہو جاتا ہوں میں اس کے کان جس سے وہ سنتا ہے اور بن جاتا ہوں اس کی آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو اسے ضرور دیتا ہوں۔

قارئین کرام! اس حدیثِ قدسی کے پہلے حصے پر غور فرمائیں کہ اللہ عزوجل اس شخص کو جنگ کی دعوت دے رہا ہے جو اس کے محبوب بندوں میں سے کسی ایک کو بھی ستائے۔ اس حدیثِ قدسی میں مطلق ولی کو ستانے کی بات ہے کہ چاہے وہ دنیا میں ظاہری حیات کے ساتھ ہو یا دنیا سے پردہ فرما گیا ہو۔ چنانچہ جب کوئی شخص اللہ کے کسی بھی ولی سے کسی بھی طرح کا بغض و عناد رکھے یا اس کی مخالفت کرے یا رسول کے چاہنے والوں کو ستائے یا اس ولی کی قبر کی بے حرمتی کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو جنگ کا کھلا چیلنج ہے اور جب اللہ کی طرف سے اس کو جنگ کا چیلنج ہو تو پھر کون اللہ تعالیٰ سے یہ جنگ جیت سکتا ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی جنگ اس کے فرشتے لڑتے ہیں اور یہ بات طے شدہ ہے کہ فرشتوں کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ اس کی مثال میں جنگِ بدر اور جنگِ اُحد کے معرکے دیکھے جاسکتے ہیں کہ اللہ نے اپنے نبی کے صحابہ کی کس طرح مدد کی اور اپنے دشمنوں کو کس طرح نیست و نابود کر دیا ہے۔ یہی حال ان لوگوں کا بھی ہوتا ہے جو ولی اللہ یا ولی اللہ کے چاہنے والوں سے جنگ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پہلے ان لوگوں کو ہی نیست و نابود کر دیتا ہے اور ان کو ہلاک کرنے والا کسی کو نظر بھی نہیں آتا اور وہ صفحۂ ہستی سے ایسا مٹتا ہے کہ اب اس کے جسم کا صرف سر تو رہ جاتا ہے تاکہ لوگوں کے لیے عبرت کا نشاں بنے مگر بقیہ جسم روئی کے گالوں کی طرح فضا میں غائب ہو جاتا ہے۔ دنیا نے اس جنگ کا نام "خود کش حملہ" رکھ لیا۔ ایسی ہی ایک جنگ یکم جولائی ۲۰۱۰ء بروز جمعرات لاہور شہر میں حضرت ولیِ کامل سیّد علی بن عثمان ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے مزار پر لڑی گئی۔ اس جنگ سے قبل ہزاروں توحید و رسالت کے پروانے ولی کامل کے اردگرد ذکر اللہ میں مصروف تھے کہ اچانک دشمنانِ اولیائے کرام نے ان ذاکرین پر حملہ کر دیا۔ اللہ عزوجل نے اس مجمع میں سب سے پہلے اس حملہ آور کو

ہلاک فرمایا اور بہت سارے ذاکرین اللہ کی راہ میں اس حملہ آور کے باعث شہید ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

قارئین کرام! یہ اہل اللہ سے دشمنی رکھنے والا کون تھا اور اس کا تعلق مسلمانوں کے کس باطل فرقے سے تھا۔ سب ہی سمجھ سکتے ہیں اور سب اعلان بھی کررہے ہیں کہ ایسا شخص مسلمان کہلانے کے لائق ہی نہیں اور یہ بات درست بھی ہے کہ اہل اللہ سے اور اہل اللہ سے محبت کرنے والوں سے دشمنی رکھنے والا کسی طور بھی مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں تو یہ بات بھی معلوم کرنا چاہیے کہ اس دشمن کی سرپرستی کرنے والا ہم مسلمانوں میں کون سا گروہ ہے اور جب یہ ثابت ہوجائے کہ فلاں جماعت یا فلاں گروہ اس شخص کی اور اپنے تمام حملوں کی سرپرستی کررہا ہے تو اس گروہ کو بھی اسلام سے خارج سمجھنا چاہیے۔ اس کی تاریخ میں تفصیل میں جائے بغیر مختصراً تاریخی حوالوں سے ایک جائزہ ملاحظہ کیجیے:

حدیثِ نبوی: (باب ۱۰۳۳) قتل الخوارج صحیح بخاری جلد دوم۔

سیّدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ

"عنقریب آخری زمانے میں ایک ایسی قوم نکلے گی جو عمر کے کم اور عقل سے کورے ہوں گے، وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے پس تم انہیں جہاں کہیں پاؤ تو قتل کردینا کیوں کہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت میں ثواب ملے گا۔

سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوارج [خارجیوں] کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے کیوں کہ وہ آیات کو غلط چسپاں کرکے لوگوں کو دھوکا دیتے چنانچہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خارجی وہ گروہ ہے جو آیات کفار کے حق میں نازل ہوئیں وہ انہیں مسلمانوں پر چسپاں کردیا کرتے۔

(باب قتل الخوارج، بخاری شریف، ترجمہ، ج:۳، ص:۶۶۰،۶۶۱)

قارئین کرام! مخبر صادق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثِ مبارکہ کو غور سے پڑھیں اور آج کل کے دشمنانِ اسلام اور دشمنانِ اولیائے عظام کو دیکھیں کہ ان کی طرف سے یہ جنگ کون لڑرہا ہے اور کس سے لڑ رہا ہے؟ اس گروہ کے نوجوان جن کی عمریں ۲۰ سال سے زیادہ نہیں ہوتیں اور وہ ان لوگوں پر حملہ کرتے ہیں جو اولیائے عظام سے محبت کرنے والے اور ان کے پیروکار ہیں اور یہ بھی آپ محسوس کریں گے کہ ان دشمنوں کے سرغنہ لوگ قرأت قرآن پر بہت زیادہ توجہ دیتے ہیں اور حسنِ قرأت بھی ان کی اچھی ہوتی مگر حضور کا یہ فرمان بھی سامنے رکھیے کہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا اور باوجود اچھی تلاوتِ قرآن کے، ظاہری نماز روزے کے، وہ دین سے ایسے نکل جاتے ہیں جیسے تیر کمان سے۔

اب ملاحظہ کیجیے اس گروہ کے سرغنے کا حال جو مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۴۰۰ برس پہلے بتادیا تھا اور ہم اہلِ سنّت ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب کے ماننے والے ہیں چونکہ مخالفِ اہلِ سنّت کے نزدیک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیٹھ پیچھے کا بھی علم نہیں۔ چنانچہ غیب

جاننے والے نبی نے فرمایا، حدیثِ نبوی ۱۱۲۱، باب الفتنۃ من قبل المشرق، صحیح بخاری، جلد دوم:

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر دعا فرمائی:

''اے اللہ ہمارے شام میں برکت دے، اے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے۔ وہاں بیٹھے ہوئے نجد کے لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے نجد میں بھی۔ آپ نے دوبارہ دعا فرمائی، اے اللہ ہمارے شام میں برکت دے، اے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے۔ نجد کے لوگ دوبارہ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نجد میں بھی۔ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار بھی وہی دعا ملک یمن اور شام کے لیے مانگی اور پھر تیسری مرتبہ میں فرمایا، وہاں (نجد) تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ وہیں سے نکلے گا۔''

قارئین کرام! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے کے اس فتنے کی سب سے بڑی نشانی نجد کی سرزمین کو قرار دیا جو سعودی عرب بننے کے بعد اس ملک کا دارالخلافہ ریاض قرار دیا گیا اور یہی وہ جگہ ہے جہاں ابنِ عبد الوہاب نجدی نے اپنے زمانے میں عثمانیہ حکومت کے خلاف انگریز فوج کا ساتھ دیا۔ اس زمانے کے کثیر علما و مشائخ اہلِ سنت کا قتلِ عام کروایا۔ جنت البقیع اور جنت المعلیٰ کے اندر حضرات صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین کے مزارات کو بلڈوزر سے شہید کر دیا اور یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے والے مسلمانوں کو مشرک بتا کر قتلِ عام کر دیا اور کتابِ توحید لکھ کر اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارِ مقدس کو جو کہ عرشِ اعظم سے بھی افضل مقام ہے، اس کو صنمِ کبریٰ یعنی بڑا بت قرار دیا۔ پھر یہ فتنۂ نجد وہابی تحریک کی صورت میں برصغیر پاک و ہند میں داخل ہوا جس نے اسی کتابِ توحید کی پرچار کی اور اس کا پہلے فارسی ترجمہ اور بعد میں اردو ترجمہ کروا کر برصغیر کے مسلمانوں میں خلفشار پیدا کیا اور دارالعلوم دیوبند قائم کر کے اس تحریک کی یہاں جڑیں مضبوط کیں۔ بعد میں اس کی کئی شاخیں وجود میں آئیں اور نام بدل بدل کر اس نے مسلمانوں کے خلاف اور بالخصوص عشاقانِ رسول اور عشاقانِ اولیا کے خلاف تحریکیں چلائیں۔ تحریکِ پاکستان کی مخالفت کی اور اب پاکستان میں رہ کر مسلمانوں کے جان و مال کے دشمن بن گئے اور اسلام کے چیمپئن۔ اس گروہ کے نوعمر اور کم تعلیم یافتہ لڑکوں کو یہ حضرات گلے میں آگ کا ہار پہنا کر وہی کام کرنے کے لیے بھیجتے ہیں جو ان کے اکابر کرتے چلے آئے ہیں یعنی مساجد، مزارات اور خانقاہوں کو تباہ اور برباد کرنا۔

قارئین کرام! جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم دین سے خارج کر چکے ہوں، اس کو اب کون مسلمان قرار دے سکتا ہے۔ ابھی تک تو صرف ان نوعمر لڑکوں کے لیے کہا جاتا ہے کہ وہ مسلمان کہلانے کے لائق نہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ تحریکِ نجد کے لوگ آج جہاں بھی جس نام سے بھی موجود ہیں، وہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے مطابق دین سے خارج ہیں۔ یہ ہی سبق ہم کو امام احمد رضا محدثِ بریلوی نے آج سے

۱۰۰ سال قبل دیا تھا اور بار بار ان باطل گروہوں کی نشاندہی کی تھی کہ ان سے بچو، ان سے دور رہو، یہاں تفصیل میں جائے بغیر ان کے منظوم کلام کا حوالہ دے رہا ہوں کہ آپ نے کس کس طرح مسلمانوں کو ان سے بچنے کی تلقین اور وصیت فرمائی:

دشمنِ احمد پہ شدت کیجیے
ملحدوں کی کیا مروت کیجیے
مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکرِ آیاتِ ولادت کیجیے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے
یارسول اللہ دہائی آپ کی
گوشمالِ اہلِ بدعت کیجیے

ایک دوسرے مقام پر ان نجدیوں سے یوں مخاطب ہوتے ہیں:

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا
دل تھا ساجد نجدیا، پھر تجھ کو کیا
بیٹھتے اُٹھتے مدد کے واسطے
یارسول اللہ کہا، پھر تجھ کو کیا
اُن کے نامِ پاک پر دل، جان و مال
نجدیا سب تج دیا، پھر تجھ کو کیا
دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب
تُو نہ ان کا ہے نہ تھا، پھر تجھ کو کیا
نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
یہ ہمارا دین تھا، پھر تجھ کو کیا
دیو تجھ سے خوش ہے، پھر ہم کیا کریں
ہم سے راضی ہے خدا، پھر تجھ کو کیا
دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض
ہم ہیں عبدِ مصطفیٰ، پھر تجھ کو کیا
تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضاؔ، پھر تجھ کو کیا

حضرت علی بن عثمان ہجویری داتا گنج بخش پچھلے ہزار برس سے مسلمانوں کے دلوں کے چین تھے، آج بھی دلوں کے چین ہیں کہ ان کے مزار پر حاضری کے بعد مسلمان ایک سکون محسوس کرتا ہے جس طرح ایک ولی کا چہرہ دیکھ کر یادِ خدا دلوں میں پیدا ہوتی ہے، اسی طرح ایک ولی کے مزار پر انوار و تجلیات دیکھ کر بھی مسلمان کے دل میں خدا کی یاد پیدا ہوتی ہے اور جتنی دیر وہ مزار پر رہتا ہے، وہ خدا کو ہی مختلف اذکار کے ذریعے یاد کرتا ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری المعروف خواجہ غریب نواز نے بھی چالیس روز حضرت داتا گنج بخش کے مزار پر بیٹھ کر خدا کو یاد کیا اور اس نتیجے پر پہنچے:

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را رہ نما

قارئینِ کرام! ہم ولیوں سے نسبت رکھنے والے ہیں کیوں کہ ولی کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتی ہے اور میرے نزدیک ولی کی ولایت کا درجہ اس کے تقوے طہارت کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی انحصار کرتا ہے کہ اس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنا قریبی اور گہرا تعلق ہے۔ سیّدنا اعلیٰ حضرت کا جس دن

شہر بریلی میں وصال ہوا، اس وقت ملکِ شام میں ایک بزرگ خوابِ راحت میں تھے اور انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب اور اولیا کے ساتھ کسی کے انتظار میں ہیں۔ ان بزرگ نے پوچھا، یارسول اللہ! کس کا انتظار ہے؟ تو آپ نے جواب دیا، بریلی کے احمد رضا کا انتظار ہو رہا ہے۔

ایسا ہی ایک واقعہ کراچی شہر میں چند ماہ پہلے وقوع پذیر ہوا۔ شہر کراچی کے باشندے سیّد الطاف حسین آلائی نے ایک طویل خواب دیکھا جس کی تفصیل ان شاء اللہ بعد میں تحریر کروں گا۔ ابھی اس خواب کا صرف وہ حصہ قلمبند کر رہا ہوں کہ اس امت کے ولیوں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنا گہرا رابطہ ہوتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان امتیوں سے کتنا پیار کرتے ہیں۔ تو خواب بتا رہا تھا:

محترم المقام سیّد الطاف حسین آلائی نے خواب دیکھا کہ انہوں نے جو ایک زمین کا قطعہ مسجد اور مدرسہ کے نام سے لیا ہے جو ابھی تعمیر کے ابتدائی مراحل میں ہے، دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس مسجد کے منبر پر سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جلوہ گر ہیں اور مسجد اہل اللہ سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہے۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اُترتے ہیں اور مسجد کے شمال جانب پہنچ کر رُک جاتے ہیں، الطاف حسین آلائی بھی ان کے ساتھ ساتھ ہیں بلکہ برابر ہی میں کھڑے ہیں۔ حضور اس مقام پر پہنچ کر پوچھتے ہیں کہ تم کو معلوم ہے کہ میں یہاں کیوں آیا، یہ خاموشی کیوں ہے؟ خود حضور نے فرمایا کہ یہاں ہماری بیٹی آنے والی ہے، اس کے لیے دعائے خیر کرنے یہاں آئے ہیں (بیٹی سے مراد محترم الطاف حسین کی والدہ تھیں جن کا اس وقت انتقال نہیں ہوا تھا)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھا کر ان کے لیے دعا فرمائی اور دونوں ہاتھ منہ پر پھیر کر مٹھی میں 3 بال مبارک تھے۔ محترم الطاف صاحب کو عطا کیے اور ان کی آنکھ کھل گئی۔

محترم سیّد الطاف حسین آلائی نے بتایا کہ ہماری والدہ حسنی حسینی سیّدہ تھیں۔ اس خواب کے چند دنوں کے بعد ان کا وصال ہو گیا اور دس محرم کی شب میں ان کو وہاں دفن کیا گیا جس جگہ کھڑے ہو کر حضور نے دعا فرمائی تھی۔ یہ زمین کا قطعہ الطاف حسین صاحب نے کراچی نادرن بائی پاس کے قریب لیا ہے اور مسجد کی تعمیر شروع کر دی ہے۔ احقر نے ۱۸؍جولائی کو اس ولیہ کے مزارِ مبارک پر حاضری کا شرف حاصل کیا اور مسجد و منبر کی بھی زیارت کی جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ اللہ تعالیٰ ان ولیوں کے صدقے میں ہم مسلمانوں کو نیک بننے کی توفیق عطا فرمائے اور از دشمنانِ اولیائے کرام ہم کو نجات بخشے۔ آمین۔ اور ان تمام دشمنانِ دین کی سازشوں سے بقیہ مسلمانوں کو محفوظ رکھے حکومتِ پاکستان کو چاہیے کہ اب ان کو پہچانے اور اہلِ سنّت کی آواز پر لبیک کہیں اور ان سے چھٹکارا حاصل کریں۔ یہ پاکستان اولیائے کرام کی دعاؤں اور محنت کا نتیجہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو رمضان کی ۲۷ویں شب میں عطا کیا، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے اور دشمنانِ پاکستان سے ہم کو چھٹکارا نصیب کرے۔ آمین۔

☆☆☆

تفسیر رضوی

سورۃ البقرۃ

معارف قرآن
من افاضات امام احمد رضا

مرتبہ: مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

گذشتہ سے پیوستہ

۴۱۷۴. عن انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللّٰہ تعالیٰ یقول: انی لاھم باھل الارض عذابا، فاذا نظرت الی عمار بیوتی والمتحابین فی والمستغفرین بالاسحار صرفت عذابی عنھم.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رب العزت جل وعلا فرماتا ہے: میں زمیں والوں پر عذاب اتارنا چاہتا ہوں، لیکن جب میرے گھر آباد کرنے والے، اور میرے لئے باہم محبت رکھنے والے اور پچھلی رات کو استغفار کرنے والے دیکھتا ہوں اپنا غضب ان سے پھیر دیتا ہوں۔

۴۱۷۵. عن مسافع الدئلی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: لولا عباداللّٰہ رُکّع وصبیۃ رُضّع وبھا ئم رُتّع لصب علیکم العذاب صبائم رص رصاً.

حضرت مسافع دئلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر نہ ہوتے اللہ تعالیٰ کے نمازی بندے، اور دودھ پیتے بچے، اور گھاس چرتے چوپائے تو بیشک عذاب تم پر بہ سختی ڈالا جاتا پھر مضبوط و مستحکم کردیا جاتا۔

۴۱۷۶. عن عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللّٰہ لیدفع بالمسلم الصالح عن مائۃ اھل بیت من جیرانہ البلاء.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بے شک اللہ عزوجل نیک مسلمانوں کے سبب اس کے ہمسائے میں سو گھر والوں سے بلا دفع فرماتا ہے۔

۴۱۷۷. عن ابی الدرداء رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: من استغفر للمؤمنین والمؤمنات کل یوم سبعا وعشرین مرۃ کان من الذین یستجاب لھم ویرزق بھم اھل الارض.

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو ہر روز ستائیس بار سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لیے استغفار کرے وہ ان لوگوں میں ہو جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور ان کی برکت سے تمام اہل زمیں کو رزق ملتا ہے۔

۴۱۷۸. عن سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: ھل تنصرون وترزقون الابضعفائکم.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا تمہیں مدد و رزق کسی اور کے سبب بھی ملتا ہے سوا اپنے ضعیفوں کے۔

۴۱۷۹. عن عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللّٰہ تعالیٰ ینصر القوم باضعفھم.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمام قوم کی مدد فرماتا ہے ان کے ضعیف تر کے سبب۔

(۸) نیکوں کی صحبت میں رہنے والوں کے طفیل رزق ملتا ہے

۴۱۸۰۔ عن انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: کان اخوان علی عھد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم، فکان احدھما یاتی النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم والآخر یحترف، فشکا المحترف اخاہ الی النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم فقال: لعلک ترزق بہ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ پاک میں دو بھائی تھے، ایک کسب کرتے، دوسرے خدمت والائے حضور دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے، کمانے والے ان کے شاکی ہوئے، فرمایا: کیا عجب کہ تجھے اس کی برکت سے رزق ملے۔

۴۱۸۱۔ عن عبادۃ بن الصامت رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: الابدال فی امتی ثلثون، بھم تقوم الارض، وبھم تمطرون وبھم تنصرون.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابدال میری امت میں تیس ہیں، انہیں سے زمین قائم ہے، انہیں کے سبب تم پر مینھ اترتا ہے، انہیں کے باعث تمہیں مدد ملتی ہے۔

۴۱۸۲۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: الابدال یکونون بالشام وھم اربعون رجلا، کلما مات رجل ابدل اللّٰہ مکانہ رجلا یسقی بھم الغیث، وینتصر بھم علی الاعداء، ویصرف عن اھل الشام بھم العذاب.

امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس ہیں، جب ایک مرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دوسرا قائم کرتا ہے۔ انہیں کے سبب مینھ دیا جاتا ہے، انہیں سے دشمنوں پر مدد ملتی ہے، انہیں کے باعث شام والوں سے عذاب پھیرا جاتا ہے۔

﴿حواشی وحوالہ جات﴾

۴۱۷۴۔ شعب الایمان ، للبیھقی، ۶/ ۵۰۰
☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۲۹۲
۴۱۷۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲/ ۳۰۹
☆ السنن الکبری للبیھقی، ۳/ ۳۴۵
۴۱۷۶۔ الکامل لابن عدی،
☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/ ۳۶۳
۴۱۷۷۔ کنز العمال للمتقی، ۶۰۶۸، ۱/ ۴۷۶
۴۱۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من استعان باضعفاء والصالحین فی الحرب، ۱/ ۴۰۵
۴۱۷۹۔ المسند للحارث،
۴۱۸۰۔ المستدرک للحاکم، ۱/ ۱۷۲
۴۱۸۱۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۳۲۰
☆ کنز العمال للمتقی ۳۴۵۹۳، التفسیر لابن کثیر، ۱/ ۴۴۸
۴۱۸۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۶۰۷، ۱۲/ ۱۸۹

﴿جاری ہے......﴾

گذشتہ سے پیوستہ

۵۔ تبلیغ وعمل

معارف حدیث
من افاضات امام احمد رضا

کتاب العلم

مرتبہ: مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

(۳) تبلیغ سامعین کے حال کے مطابق کرو

۲۴۹۔ عن عبد اللّٰہ ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا أنْتَ مُحَدِّثٌ قَوْمًا حَدِیْثًا لَا تَبْلُغُهٗ عُقُوْلُهُمْ اِلَّا کَانَ عَلٰی بَعْضِهِمْ فِتْنَةً.

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی قوم کے آگے وہ باتیں بیان کرے گا جن تک ان کی عقلیں نہ پہنچیں تو ضرور وہ ان میں کسی پر فتنہ ہوں گی۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۱۵

(۴) بے عمل عالم کی مثال

۲۵۰۔ عن جندب بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَثَلُ الْعَالِمِ الَّذِیْ یُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیْرَ وَیَنْسٰی نَفْسَهٗ کَمَثَلِ السِّرَاجِ یُضِیْءُ لِلنَّاسِ وَیُحْرِقُ نَفْسَهٗ.

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم اگر اپنے علم پر عمل نہ کرے جب اس کی مثال شمع کی ہے کہ آپ جلے اور لوگوں کو روشنی دے۔ فتاوی رضویہ ۷/۲۷۵

۲۵۱۔ عن جندب بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَثَلُ مَنْ یُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیْرَ وَیَنْسٰی نَفْسَهٗ کَمَثَلِ الْمِصْبَاحِ الَّذِیْ یُضِیْءُ لِلنَّاسِ وَیُحْرِقُ نَفْسَهٗ.

حضرت جندب ابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! جو لوگوں کو نیک باتوں کی تعلیم دے اور خود عمل نہ کرے اسکی مثال چراغ کی ہے کہ خود جلے اور لوگوں کو روشنی دے۔

(۵) ہر صدی میں ایک مجدد

۲۵۲۔ عن أبی هریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِأةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُهَا دِیْنَهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے شروع یا آخر میں ایسے شخص کو بھیجتا رہے گا جو تجدید واحیاء دین کا فریضہ انجام دے گا۔

(۶) معلّم ومتعلّم کے آداب

۲۵۳۔ عن أبی هریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: تَوَاضَعُوْا لِمَنْ تَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ وَتَوَاضَعُوْا لِمَنْ تُعَلِّمُوْنَهٗ وَلَا تَکُوْنُوْا جَبَابِرَةَ الْعُلَمَآءِ فَیَغْلِبُ جَهْلُکُمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لیے تواضع کرو اور جسے سکھاتے ہو اس کے لیے تواضع کرو اور گردن کش عالم نہ بنو کہ تمہارا جہل تم پر غالب ہو جائے۔

[۴] امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

علماء نے تصریح فرمائی کہ غیر خدا کے لیے تواضع حرام ہے فتاوٰی ہندیہ میں ہے: **التواضع لغیر اللّٰہ حرام کذا فی الملتقط۔**

تو بات وہی ہے کہ انبیا و اولیا، علما و مسلمین کے واسطے تواضع اس لیے ہے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں، یہ اللہ کے ولی ہیں، دینِ الٰہی کے قیم ہیں، یہ ملّتِ الٰہیہ پر قائم ہیں، تو علّتِ تواضع جب وہ نسبت ہے جو انہیں بارگاہِ الٰہی میں حاصل، تو یہ تواضع بھی درحقیقت خدا ہی کے لیے ہوئی جیسے صحابۂ کرام و اہل بیت عظام کی تعظیم و محبت بعینہ محبت و تعظیم سیّد عالم ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تواضع لغیر اللہ کی شکل یہ ہے کہ العیاذ باللہ کسی کا فر یا دنیا دار غنی کے لیے اس کے سبب تواضع ہو کہ یہاں وہ نسبت موجود نہیں، یا موجود ہے تو ملحوظ نہیں، اے عزیز، کیا وہ احادیث کثیرہ شہیرہ جن میں صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خشوع و خضوع بجالانا مذکور اس درجہ اشتہار پر نہیں کہ فقیر کو ان کے جمع و استیعاب سے غنا ہو۔ فتاوٰی رضویہ ۳/۵۳۳،۵۳۴

(۷) استاد سے انکساری سے پیش آؤ

۲۵۴۔ عن أبی هریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوْا لِلْعِلْمِ السَّكِیْنَةَ وَالْوَقَارَ، وَتَوَاضَعُوْا لِمَنْ تَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ. فتاویٰ رضویه حصه اول ۹/۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو اور ہر علم کے لیے سکون قرار بھی سیکھو، اور جس سے علم حاصل کرو اس کے سامنے انکساری اختیار کرو۔ ۱۲م

(۸) استاد آقا ہے

۲۵۵۔ عن أبی امامة الباهلی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم: مَنْ عَلَّمَ عَبْدًا آیَةً مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ فَهُوَ مَوْلَاهُ.

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شخص کو قرآنِ کریم کی ایک آیت سکھائی وہ اس کا آقا ہے۔ فتاوٰی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰

حوالہ جات

۲۴۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۷۹

۲۵۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۱۶۶

۲۵۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۱۶۷

۲۵۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۰۳

☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۲۷

مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/ ۱۲۹

۲۵۴۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۶/ ۳۴۲

☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱/ ۴۲۰

الترغیب والترهیب، للمنذری، ۱/ ۱۱۴

☆ الکامل لابن عدی، ۴/ ۳۳۶

مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۲۹

☆ امالی الشجری، ۱/۴۶

۲۵۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/ ۱۱۲

☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/ ۱۲۸

فتح الباری للعسقلانی، ۸/ ۲۴۸

☆ کنز العمال للمتقی، ۲۳۸۴، ۱/ ۵۳۲

تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/ ۵۶

☆ تاریخ جرجان للسهمی، ۵۰۵

جاری ہے……

معارفِ فقہ

مُفسداتِ صوم

امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

﴿فتاویٰ رضویہ جدید جلد ۱۰ سے ماخوذ﴾

ترتیب و تدوین: عبداللہ بیگ

مسئلہ: روزہ تین باتوں سے جاتا ہے؛ جماع اگرچہ انزال نہ ہو، اور مس جبکہ انزال ہو، اور باہر سے کوئی چیز جوف میں اس طرح داخل ہو کہ باہر اُس کا علاقہ نہ رہے مثلاً ڈورے میں بوٹی باندھ کر نگل لی اور ڈور باہر ہے تو اگر اسے نکال لے گا روزہ نہ جائے گا اور اگر ڈور باہر نہ رہی یا نکالنے میں بوٹی یا اس کا کچھ حصہ جوف میں رہ گیا تو روزہ جاتا رہا۔ ص:۴۸۶۔

مسئلہ: فصد سے روزہ نہ جائے گا، ہاں ضعف کے خیال سے بچے تو مناسب۔ ص:۴۸۷۔

مسئلہ: پچکاری سے مرد کا روزہ نہ جائے گا عورت کا جاتا رہے گا ص:۴۸۷۔

مسئلہ: کھٹی ڈکار سے روزہ نہیں جاتا۔ ص:۴۸۶

مسئلہ: پان جب منہ میں رکھا جائے گا اُس کا عرق ضرور حلق میں جائے گا اور تمبا کو جیسی کھائی جاتی ہے وہ اگر منہ میں ڈالی جائے گی تو یقیناً اس کا جرم لعاب کے ساتھ حلق میں جائے گا اور نسوار تو بہت باریک چیز ہے جب اوپر کو سونگھی جائے گی ضرور دماغ کو پہنچے گی اور ان طلب والوں کے مقاصد بھی یونہی بر آئیں گے اور فقہیات میں ایسا مظنون مثل متیقن ہے، یہ سب شیطانی وسوسے ہیں، ان چیزوں کے استعمال سے جو روزہ جائے اس کی فقط قضا نہیں بلکہ کفارہ بھی ضرور ہوگا کہ ان میں صلاح بدن و قضائے شہوت ہے اور اگر بالفرض ان میں احتیاط یقینی کی صورت متصور بھی ہوتی جب بھی ممانعت میں شک نہ تھا جیسے مباشرتِ فاحشہ کہ بے انزال ناقص نہیں مگر ممنوع ضرور ہے۔ ص:۴۸۶۔

مسئلہ: اگر پان کھالیا تھا منہ میں صرف چند دانے چھالیا کے دانتوں میں لگے رہ گئے تو روزہ صحیح ہو جائے گا اور اگر صبح کے بعد بھی ایسا اُگالِ کثیر منہ میں تھا جس کا جرم خواہ عرق نعاب کے ساتھ حلق میں جانا مظنون ہے تو روزہ نہ ہوگا۔ ص:۴۸۵۔

مسئلہ: اگر کان سے میل نکالا اور میل لگی ہوئی سلائی دوبارہ سہ بارہ کان میں کی تو بالا جماع روزہ نہ جائے گا۔ ص:۴۸۴۔

مسئلہ: منی اپنی رنگت اور بُو اور قوام کے باعث اور پانیوں سے ممتاز ہو جاتی ہے بہر حال صورت مستفسرہ میں جو کچھ نکلا اگرچہ منی ہی ہو جبکہ بالکل شہوت ساکن ہو جانے کے بعد بلا شہوت بعد پیشاب کے نکلا تو اس سے نہ غسل واجب ہو نہ روزے میں کچھ خلل آیا اور مجرد خیال باندھے سے تو روزہ اصلاً نہیں جاتا اگرچہ اسی حالت تصور ہی میں شہوت کے ساتھ انزال ہو جائے۔ ہاں لپٹانے یا

بوسہ لینے یا ہاتھ لگانے کی حالت میں اگر انزال ہو تو روزہ فاسد ہو کر قضا لازم آئے گی ان افعال کے ختم کے بعد شہوت ہنوز باقی رہی اور اس حالت میں کہ یہ عورت کے جسم سے جدا ہے منی اُتری اور بشہوت نکل گئی تو اگرچہ غسل واجب ہو گا مگر روزہ نہ جائے گا کہ یہ انزال ان افعال سے نہ ہوا بلکہ مجرد تصور سے ہوا۔ ص:۴۸۵۔

مسئلہ: دُھواں یا غبار حلق یا دماغ میں آپ چلا جائے کہ روزہ دار نے بالقصد اسے داخل نہ کیا ہو تو روزہ نہ جائے گا اگرچہ اس وقت روزہ ہونا یاد تھا۔ ص:۴۹۰۔

مسئلہ: حلق میں اگر غبار، دُھواں یا مکھی داخل ہو گئی تو روزہ نہ ٹوٹے گا۔ ص:۴۹۰۔

مسئلہ: روزہ دار کے حلق میں غبار، دُھواں یا مکھی چلی گئی حالانکہ اُسے روزہ یاد تھا تو روزہ فاسد نہ ہو گا۔ ص:۴۹۰۔

مسئلہ: روزہ دار کے حلق میں مکھی چلی گئی حالانکہ اسے روزہ یاد تھا تو روزہ قیاساً فاسد ہو جائے گا اس لیے کہ روزہ توڑنے والی چیز اس کے حلق میں چلی گئی اور اس کا غذا والی چیز نہ ہونا فساد کے منافی نہیں جیسا کہ مٹی کا حکم ہے اور استحساناً روزہ فاسد نہ ہو گا کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں ہے کیونکہ روزہ دار کو بات کرنے کے لیے منہ کھولنا پڑتا ہے تو مکھی کا حکم غبار اور دھویں کی طرح ہے۔ ص:۴۹۰ تا ۴۹۱۔

مسئلہ: مکھی کا داخل ہونا غبار اور دھوئیں کی طرح ہے کیونکہ جب وہ حلق میں داخل ہو جائیں تو ان کے دخول سے بچنا ممکن نہیں ہوتا، منہ اگر بند بھی ہو تو وہ ناک کے ذریعے داخل ہو جائیں گے اور یہ اس تری کی مانند بھی ہے جو کُلی کے بعد منہ میں رہ جاتی ہے۔ ص:۴۹۱۔

مسئلہ: ان صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا جب حلق میں بلا قصد دُھواں داخل ہو جائے یا غبار خواہ وہ آٹے کی چکی کا ہو یا مکھی یا دوائیوں کے ذائقے کا اثر منہ میں داخل ہو جائے اگرچہ روزہ دار کو روزہ دار ہونا یاد ہو۔ ص: ۴۹۱۔

مسئلہ: حلق میں دھواں، غبار، عطر کی خوشبو یا مکھی داخل ہو جائے تو روزہ فاسد نہیں ہو گا۔ ص: ۴۹۱۔

مسئلہ: اگر روزہ دار کے حلق میں چکی کا غبار، ادویات کا ذائقہ، گھوڑے کے دوڑنے یا اس کی ہم مثل کی غبار، دھواں، ہوا کے ذریعے اڑنے والی، چوپایوں اور اس کے ہم مثل کی وجہ سے اڑنے والی غبار چلی جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ص:۴۹۲۔

مسئلہ: روزہ دار کے حلق میں مکھی، دُھواں یا غبار چلی گئی یا کلی کے بعد تری منہ میں رہ گئی اور اسے وہ تھوک کے ساتھ نگل گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

ہاں اگر صائم اپنے قصد و ارادہ سے اگر یا لوبان خواہ کسی شے کا دھواں یا غبار اپنے حلق یا دماغ میں عمداً بے حالت نسیانِ صوم داخل کرے، مثلاً بخور سلگائے اور اسے اپنے جسم سے متصل کر کے دُھواں سونگھے کہ دماغ یا حلق میں جائے تو اس صورت میں روزہ فاسد ہو گا۔

در مختار میں ہے کہ

اگر کسی روزہ دار نے بقصد اپنے حلق میں دُھواں داخل کیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا خواہ وہ دھواں عود یا عنبر کا ہو، اگر اسے روزہ یاد ہو کیونکہ اس سے بچنا ممکن

ہے۔ ص: ۴۹۲۔

مسئلہ: اگر کسی نے ارادۃً حلق میں دھواں داخل کیا خواہ ادخال کی کوئی صورت ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا خواہ وہ دُھواں عنبر، عود یا ان کے ہم مثل کسی کا ہو حتیٰ کہ جس نے دُھونی سلگائی اور اپنے قریب کر کے اس کا دھواں سونگھا حالانکہ روزہ یاد تھا تو روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ اس صورت میں پیٹ اور دماغ کو روزہ توڑنے والی شے سے محفوظ رکھنا ممکن ہے، یہ ان چیزوں میں سے ہیں جن سے اکثر لوگ غافل ہیں، لہٰذا اس پر خصوصی توجہ دیجیے، یہ وہم نہ کیا جائے کہ یہ تو پھول اور کستوری سونگھنے کی طرح ہی ہے کیونکہ خوشبو کی مہک اور جوہر دخان میں جو ارادۃً جوف میں جائے بڑا واضح فرق ہے۔ ص: ۴۹۳۔

مسئلہ: کنیز مولیٰ یا عورت شوہر کے لیے یا نان پز مزدوری پر روزے میں کھانا پکائے تو اسے نمک چکھنا جائز نہیں بتاتے جبکہ مولیٰ و شوہر و مستاجر خوش خلق و حلیم ہوں کہ نمک کی کمی بیشی پر سختی نہ کریں گے اور کج خلق و بد مزاج ہوں تو روا رکھتے ہیں۔ ص: ۵۰۲۔

مسئلہ: بچے کو کوئی چیز چبا کر دینے میں شرط لگاتے ہیں کہ جب کوئی حیض یا نفاس والی عورت خواہ کوئی بے روزہ دار ایسا نہ ملے جو چبا سکے، نہ بچہ کو دودھ وغیرہ اشیاء جن میں چبانے کی حاجت نہ ہو دے سکے اور ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں کہ چکھنے چبانے سے روزہ جاتا نہیں بلکہ احتمال ہے کہ شاید حلق میں چلا جائے، لہٰذا بے ضرورت ناجائز ہوا مگر یہ نہیں فرماتے کہ سرے سے پکانا ہی حلال نہیں۔ ص: ۵۰۲۔

مسئلہ: پانی بدن کے اوپر ہونے سے روزہ جائے تو نہانے سے بھی جائے، وضو سے بھی جائے۔ ہاں جوف کے اندر مسام کے سوا منافذ سے پہنچے تو روزہ جائے گا مگر غوطے میں ایسا نہیں، غوطہ لگا کر کھلے ہوئے منفذ نتھنوں کو دیکھیے کہ ان میں بھی پانی نہیں پہنچتا اور سُرمہ بھی ہر وقت لگانے کی اجازت ہے اور لگا کر سو بھی سکتا ہے اور سونے سے بھی کھکھار میں سُرمہ کی رنگت آجائے تو کچھ حرج نہیں کہ یہ مسام سے پہنچا اور آنکھوں میں معاذ اللہ کان یا ناک کے سوراخ نہیں کہ اُن میں داخل روزہ کو مضر ہو۔ روزہ دار خوشبو سونگھ سکتا ہے، سونگھنے سے جس کے اجزاء دماغ میں نہ چڑھیں بہ خلاف اگر لوبان کے دھوئیں کے کہ اسے سونگھ کر دماغ کو چڑھ جائے گا تو روزہ جاتا رہے گا۔ روزہ دار سر میں روغن ڈال سکتا ہے کہ یہ بھی مسام میں کوئی منفذ نہیں۔ بدن پر بھی روغن مل سکتا ہے مل کر خوب جذب کر سکتا ہے، ہاں مثلاً کان میں نہیں ڈال سکتا، اگر ڈالے گا روزہ جاتا رہے گا۔ روزہ دار کو ناس لینا حرام ہے اُس کا کوئی ذرہ دماغ کو پہنچا تو روزہ جاتا رہے گا۔ مسواک کرنا سنت ہے، ہر وقت کر سکتا ہے، اگر چہ تیسرے پہر یا عصر کو چبانے سے لکڑی کے ریزے چھوٹیں یا مزہ محسوس ہو تو نہ چاہیے۔ خلال کرنے میں تو کوئی مضائقہ نہیں مگر رات کا دانتوں میں کچھ بچا رکھنا نہ چاہیے جسے دن کو خلال سے نکالے، ہاں سحری کھا کر فارغ ہوا تھا کہ صبح ہو گئی تو اب ہی خلال کرے گا اس کا حرج نہیں، روزہ میں منجن ملنا نہ چاہیے۔ ص: ۵۱۱

***** *****

تَجَلِّی الْیَقِیْنِ بِاَنَّ نَبِیَّنَا سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ

۵ ۰ ھ ۳ ۱

(یقین کا اظہار اس بات کے ساتھ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں کے سردار ہیں)

گزشتہ سے پیوستہ

امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

آیتِ ثامنہ (آٹھویں آیت)

قرآن عظیم میں جابجا حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء سے کفار کی جاہلانہ جدال مذکور جس کے مطالعہ سے ظاہر کہ وہ اشقیاء طرح طرح سے حضرات انبیاء میں سخت کلامی و بیہودہ گوئی کرتے اور حضرات رسل علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے حلمِ عظیم و فضلِ کریم کے لائق جواب دیتے۔ سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کی قوم نے کہا:

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔[1]

بے شک ہم تمھیں کھلا گمراہ سمجھتے ہیں۔

فرمایا:

یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔[2]

اے میری قوم! مجھے گمراہی سے کچھ علاقہ نہیں، میں تو رسول ہوں پروردگارِ عالم کی طرف سے۔

سیدنا ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عاد نے کہا:

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ۔[3]

یقیناً ہم تمھیں حماقت میں خیال کرتے ہیں، اور ہمارے گمان میں تم بے شک جھوٹے ہو۔

فرمایا:

یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔[4]

1۔ القرآن الکریم ۷/ ۶۰۔

2۔ القرآن الکریم ۷/ ۶۱۔

3۔ القرآن الکریم ۷/ ۶۶۔

4۔ القرآن الکریم ۷/ ۶۷۔

اے میری قوم! مجھ میں اصلاً سفاہت نہیں، میں تو پیغمبر ہوں رب العالمین کا۔

سیّدنا شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مدین نے کہا:

إِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ۔ [5]

ہم تمھیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں۔ اور اگر تمھارے ساتھ کے یہ چند آدمی نہ ہوتے تو ہم تمھیں پتھروں سے مارتے، اور کچھ تم ہماری نگاہ میں عزت والے نہیں۔

فرمایا:

يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا۔ [6]

اے میری قوم! کیا میرے کنبے کے یہ معدود لوگ تمھارے نزدیک اللہ سے زیادہ زبردست ہیں اور اُسے تم بالکل بھلائے بیٹھے ہو۔

سیّدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرعون نے کہا:

إِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا مُوسَىٰ مَسْحُورًا۔ [7]

میرے گمان میں تو اے موسیٰ! تم پر جادو ہوا۔

فرمایا:

لَقَدْ عَلِمْتَ مَا أَنزَلَ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بَصَائِرَ وَإِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا فِرْعَوْنُ مَثْبُورًا۔ [8]

تو خوب جانتا ہے کہ انھیں نہ اتارا مگر آسمان و زمین کے مالک نے دلوں کی آنکھیں کھولنے کو، اور میرے یقین میں تو اے فرعون! تو ہلاک ہونے والا ہے۔

مگر حضور سید المرسلین افضل المحبوبین محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین کی خدمتِ والا میں کفار نے جو زبان درازی کی ہے مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جل جلالہٗ خود متکفل جواب ہوا ہے، اور محبوبِ اکرم مطلوب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے آپ مدافعہ فرمایا ہے۔ طرح طرح حضور کی تنزیہ و تبریت ارشاد فرمائی۔ جابجا رفع الزامِ اعدائے لیام پر قسم یاد فرمائی، یہاں تک کہ غنی مغنی عزّ مجدہ نے ہر جواب و خطاب سے حضور کو غنی کر دیا، اور اللہ تعالیٰ کا جواب دینا حضور کے خود جواب دینے سے بدرجہا حضور کے لیے بہتر ہوا۔ اور یہ وہ مرتبۂ عظمیٰ ہے کہ

5۔ القرآن الکریم ۱۱/ ۹۱۔

6۔ القرآن الکریم ۱۱/ ۹۲۔

7۔ القرآن الکریم ۱۷/ ۱۰۱۔

8۔ القرآن الکریم ۱۷/ ۱۰۲۔

نہایت نہیں رکھتا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ [9] (یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ ت)

1۔ کفار نے کہا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ [10]

اے وہ جن پر قرآن اترا، بے شک تم مجنون ہو۔

حق جلا وعلانے فرمایا:

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ۔ [11]

قسم قلم اور نوشتہائے ملائک کی تو اپنے رب کے فضل سے ہر گز مجنون نہیں۔

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ [12]

اور بے شک تیرے لیے اجر بے پایاں ہے۔

کہ تو ان دیوانوں کی بدزبانی پر صبر کرتا اور حلم وکرم سے پیش آتا ہے۔ مجنون تو چلتی ہوا سے اُلجھا کرتے ہیں، تیرا سا حلم وصبر کوئی تمام عالم کے عقلاء میں تو بتادے۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ [13]

اور بے شک تو بڑے عظمت والے ادب تہذیب پر ہے۔

کہ ایک حلم وصبر کیا تیری جو خصلت ہے اِس درجہ عظیم وباشوکت ہے کہ اخلاقِ عاقلانِ جہان مجتمع ہو کر اُس کے ایک شمہ کو نہیں پہنچتے۔ پھر اُس سے بڑھ کر اندھا کون جو تجھے ایسے لفظ سے یاد کرے، مگر یہ اُن کا اندھا پن بھی چندروز کا ہے۔

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ۔ [14]

عنقریب تو بھی دیکھے گا اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے کسے جنون ہے۔

آج اپنی بے خردی و دیوانگی و کور باطنی سے جو چاہیں کہہ لیں، آنکھیں کھلنے کا دن قریب آتا ہے، اور دوست و دشمن

9۔ القرآن الکریم ۵۷/ ۲۱۔

10۔ القرآن الکریم ۱۵/ ۶۔

11۔ القرآن الکریم ۶۸/ ۱تا۲۔

12۔ القرآن الکریم ۶۸/ ۳

13۔ القرآن الکریم ۶۸/ ۴۔

14۔ القرآن الکریم ۶۸/ ۵تا۶۔

سب پر کھلا چاہتا ہے کہ مجنون کون تھا۔

2۔ وحی اُترنے میں جو کچھ دنوں دیر لگی کافر بولے:

ان محمدًا ودعہ ربہ وقلاہ۔[15]

بے شک محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو اُن کے رب نے چھوڑ دیا، اور دشمن کو پکڑا۔

حق جل وعلا نے فرمایا:

وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی۔[16]

قسم ہے دن چڑھے کی، اور قسم رات کی جب اندھیری ڈالے۔

یا قسم اے محبوب تیرے روئے روشن کی، اور قسم تیری زلف کی جب چمکتے رخساروں پر بکھر آئے۔

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی۔[17]

نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن بنایا۔

اور یہ اشقیاء بھی دل میں خوب سمجھتے ہیں کہ خدا کی تجھ پر کیسی مہر ہے، اس مہر ہی کو دیکھ دیکھ کر جلے جاتے ہیں، اور حسد وعناد سے یہ طوفان جوڑتے ہیں اور اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہیں مگر یہ خبر نہیں کہ

وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی۔[18]

بے شک آخرت تیرے لیے دنیا سے بہتر ہے۔

وہاں جو نعمتیں تجھ کو ملیں گی نہ آنکھوں نے دیکھیں، نہ کانوں سے سنیں، نہ کسی بشر یا ملک کے خطرے میں آئیں، جن کا اجمال یہ ہے:

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی۔[19]

قریب ہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔

اُس دن دوست دشمن سب پر کھل جائے گا کہ تیرے برابر کوئی محبوب نہ تھا۔ خیر، اگر آج یہ اندھے آخرت کا یقین نہیں رکھتے تو تجھ پر خدا کی عظیم، جلیل، کثیر، جزیل نعمتیں رحمتیں آج کی تو نہیں قدیم ہی سے ہیں۔ کیا تیرے پہلے احوال

15۔ معالم التنزیل (تفسیر البغوی)، تحت الآیۃ ۹۳/ ۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۴/ ۴۶۵۔

16۔ القرآن الکریم ۹۳/ ۱ تا ۲۔

17۔ القرآن الکریم ۹۳/ ۳۔

18۔ القرآن الکریم ۹۳/ ۴۔

19۔ القرآن الکریم ۹۳/ ۵۔

اُنھوں نے نہ دیکھے اور اُن سے یقین حاصل نہ کیا کہ جو نظرِ عنایت تجھ پر ہے ایسی نہیں کہ کبھی بدل جائے، اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی۔[20] الیٰ اٰخر السورۃ۔ کیا اس نے تمھیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی (سورت کے آخر تک۔ت)

3۔ کفار نے کہا: لَسْتَ مُرْسَلًا[21] تم رسول نہیں ہو۔ حق جل وعلا نے فرمایا:

یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔[22]

اے سردار! مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی، تو بے شک مرسل ہے۔

4۔ کفار نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو شاعری کا عیب لگایا۔ حق جل وعلا نے فرمایا:

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ[23] اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ۔[24]

نہ ہم نے انھیں شعر سکھایا اور نہ وہ ان کے لائق تھا۔ وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن بیان والا قرآن۔

5۔ منافقین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتے اور اُن میں کوئی کہتا ایسا نہ ہو کہیں اُن تک خبر پہنچے۔ کہتے: پہنچے گی تو کیا ہوگا، ہم سے پوچھیں گے ہم مکر جائیں گے، قسمیں کھالیں گے، انھیں یقین آجائے گا، کہ هُوَ اُذُنٌ[25] وہ تو کان ہیں۔ جیسی ہم سے سنیں گے مان لیں گے۔

حق جل وعلا نے فرمایا: اُذُنُ خَیْرٍ لَّكُمْ[26] وہ تمھارے بھلے کے لیے کان ہیں۔ کہ جھوٹے عذر بھی قبول کر لیتے ہیں۔ اور بکمال حِلم و کرم چشم پوشی فرماتے ہیں۔ ورنہ کیا انھیں تمھارے بھیدوں اور خلوت کی چھپی باتوں پر آگاہی نہیں۔ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ[27] خدا پر ایمان لاتے ہیں۔ اور وہ تمھارے اسرار سے انھیں مطلع کرتا ہے، پھر تمھاری جھوٹی قسموں کا انھیں کیونکر یقین آئے۔ ہاں وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ[28] ایمان والوں کی بات واقعی مانتے ہیں۔ کہ انھیں اُن کے دل کی سچی حالتوں

20۔ القرآن الکریم ۹۳/ ۶۔

21۔ القرآن الکریم ۱۳/ ۴۳۔

22۔ القرآن الکریم ۳۶/ ۱تا۳۔

23۔ القرآن الکریم ۳۶/ ۶۹۔

24۔ القرآن الکریم ۳۶/ ۶۹۔

25۔ القرآن الکریم ۹/ ۶۱۔

26۔ القرآن الکریم ۹/ ۶۱۔

27۔ القرآن الکریم ۹/ ۶۱۔

28۔ القرآن الکریم ۹/ ۶۱۔

پر خبر ہے۔ اس لیے وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ [29] مہربانی ہے اُن پر جو تم میں ایمان لائے۔ کہ ان کے طفیل سے انھیں ہیشگی کے گھر میں بڑے بڑے رُتبے ملتے ہیں۔ اور اگرچہ یہ بھی اُن کی رحمت ہے کہ دنیا میں تم سے چشم پوشی ہوتی ہے۔ مگر اس کا نتیجہ اچھا نہ سمجھو، کہ تمھاری گستاخیوں سے انھیں ایذاء پہنچی ہے۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ [30] اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیں ان کے لیے دکھ کی مار ہے۔

6۔ ابن اُبی شقی ملعون نے جب وہ کلمہ ملعونہ کہا:

لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ۔ [31]

اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو ضرور نکال باہر کرے گا عزّت والا ذلیل کو۔

حق جل وعلا نے فرمایا:

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ [32]

عزت تو ساری خدا اور رسول و مؤمنین ہی کے لیے ہے، پر منافقوں کو خبر نہیں۔

7۔ عاص بن وائل شقی نے جو صاحبزادۂ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال پُر ملال پر حضور کو ابتر یعنی نسل بریدہ کہا۔ حق جل وعلا نے فرمایا: اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ [33] بے شک ہم نے تمھیں خیر کثیر عطا فرمائی کہ اولاد سے نام چلنے کو تمھاری رفعتِ ذکر سے کیا نسبت، کروڑوں صاحب اولاد گزرے جن کا نام تک کوئی نہیں جانتا، اور تمہاری ثناء کا ڈنکا تو قیامِ قیامت تک اکنافِ عالم و اطرافِ جہاں میں بجے گا اور تمھارے نامِ نامی کا خطبہ ہمیشہ ہمیشہ اطباقِ فلک آفاقِ زمین میں پڑھا جائے گا۔ پھر اولاد بھی تمھیں وہ نفیس و طیب عطا ہوگی جن کی بقا سے بقائے عالم مربوط رہے گی۔ اس کے سوا تمام مسلمان تمھارے بال بچے ہیں، اور تم سا مہربان اُن کے لیے کوئی نہیں، بلکہ حقیقت کار کو نظر کیجیے تو تمام عالم تمھاری اولاد معنوی ہے کہ تم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا، اور تمھارے ہی نور سے سب کی آفرینش ہوئی۔ اسی لیے جب ابو البشر آدم تمھیں یاد کرتے یوں کہتے: یا ابنی صورۃ و اباي معنیً [34] اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔ پھر آخرت میں جو تمھیں ملنا ہے اس کا حال تو خدا ہی جانے۔ جب اُس کی یہ عنایت بیغایت تم پر مبذول ہو۔ تو تم ان اشقیاء کی زبان درازی پر

29۔ القرآن الکریم ۹/ ۶۱۔

30۔ القرآن الکریم ۹/ ۶۱۔

31۔ القرآن الکریم ۶۳/ ۸۔

32۔ القرآن الکریم ۶۳/ ۸۔

33۔ القرآن الکریم ۱۰۸/ ۱۔

34۔ المدخل لابن الحاج، فصل فی مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، دار الکتاب العربی بیروت ۲/ ۳۴۔

کیوں ملول ہو بلکہ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ[35] رب کے شکرانہ میں اس کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ[36] جو تمھارا دشمن ہے وہی نسل بریدہ ہے کہ جن بیٹوں پر اُسے ناز ہے یعنی عمرو وہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہما، وہی اُس کے دشمن ہو جائیں گے۔ اور تمھارے دینِ حق میں آکر بوجہ اختلاف دین اُس کی نسل سے جدا ہو کر تمھارے دینی بیٹوں میں شمار کیے جائیں گے۔ پھر آدمی بے نسل ہوتا تو یہی سہی کہ نام نہ چلتا۔ اس سے نام بد کا باقی رہنا ہزار درجہ بدتر ہے۔ تمھارے دشمن کا ناپاک نام ہمیشہ بدی و نفرین کے ساتھ لیا جائے گا، اور روز قیامت ان گستاخیوں کی پوری سزا پائے گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

8۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قریب رشتہ داروں کو جمع فرما کر وعظ و نصیحت اور اسلام و اطاعت کی طرف دعوت کی۔ ابو لہب شقی نے کہا:

تبالك سائر اليوم لهذا جمعتنا۔[37]

ٹوٹنا اور ہلاک ہونا ہو تمھارے لیے ہمیشہ کو، کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا۔

حق جل وعلا نے فرمایا: تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ[38] ٹوٹ گئے دونوں ہاتھ ابو لہب کے۔ اور وہ خود ہلاک و برباد ہوا، مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ[39] اُس کے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور جو کمایا۔ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ[40] اب بیٹھا چاہتا ہے بھڑکتی آگ میں۔ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ[41] اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر لیے۔ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ[42] اُس کے گلے میں مونج کی رسّی۔

بالجملہ اس روش کی آیتیں قرآنِ عظیم میں صدہا نکلیں گی۔ اسی طرح حضرت یوسف و بتول مریم اور ادھر ام المومنین

35۔ القرآن الکریم ۱۰۸ / ۲۔

36۔ القرآن الکریم ۱۰۸ / ۳۔

37۔ صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ تبت ید ابی لہب، قدیمی کتب خانہ کراچی ۲ / ۷۴۳۔
صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان من مات علی الکفر الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ / ۱۱۴۔
تفسیر المراغی، تحت الآیۃ ۱۱۱ / ۱، دار احیاء التراث العربی بیروت ۳۰ / ۲۶۰۔

38۔ القرآن الکریم ۱۱۱ / ۱۔

39۔ القرآن الکریم ۱۱۱ / ۲۔

40۔ القرآن الکریم ۱۱۱ / ۳۔

41۔ القرآن الکریم ۱۱۱ / ۴۔

42۔ القرآن الکریم ۱۱۱ / ۵۔

صدیقہ علیٰ سیدہم و علیہم الصلوٰۃ والسلام کے قصے اس مضمون پر شاہد عدل ہیں۔ حضرت والد ماجد "سرور القلوب فی ذکر المحبوب" میں فرماتے ہیں:

"حضرت یوسف کو دودھ پیتے بچے، اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ کی گواہی سے لوگوں کی بدگمانی سے نجات بخشی، اور جب حضرت عائشہ پر بہتان اُٹھا خود ان کی پاک دامنی کی گواہی دی، اور سترہ آیتیں نازل فرمائیں، اگر چاہتا ایک ایک درخت اور پتھر سے گواہی دلواتا۔ مگر منظور یہ ہوا کہ محبوبۂ محبوب کی طہارت و پاکی پر خود گواہی دیں اور عزت و امتیاز ان کا بڑھائیں۔"[43] انتہی۔

محل غور ہے کہ اراکین دولت و مقربان حضرت سے باغیانِ سرکش بگستاخی و بے ادبی پیش آئیں۔ اور بادشاہ ان کے جوابوں کو انھیں پر چھوڑ دے۔ مگر ایک سردار بلند وقار کے ساتھ یہ برتاؤ ہو کہ مخالفین جو زبان درازی اس کی جناب میں کریں۔ حضرت سلطان اُس مقرب ذی شان کو کچھ نہ کہنے دے، بلکہ بہ نفس نفیس اس کی طرف سے تکفل جواب کرے۔ کیا ہر ذی عقل اس معاملہ کو دیکھ کر یقین قطعی نہ کرے گا کہ سرکار سلطانی میں جو اعزاز اس مقرب جلیل کا ہے دوسرے کا نہیں، اور جو خاص نظر اس کے حال پر ہے اوروں کا حصہ اس میں نہیں۔ والحمدللہ رب العٰلمین۔

آیت تاسعہ: قال تعالیٰ عظمتہ: عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا[44]

نویں آیت: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قریب ہے تجھے تیرا رب بھیجے گا تعریف کے مقام میں۔

صحیح بخاری و جامع ترمذی میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے فرمایا:

سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المقام المحمود فقال ھو الشفاعۃ۔[45]

حضرت سیّد المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا: مقام محمود کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شفاعت۔

اسی طرح احمد و بیہقی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

سئل عنھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی قولہ عسے ان یبعثک ربک مقاماً محموداً فقال ھی الشفاعۃ۔[46]

43۔ سرور القلوب فی ذکر المحبوب۔

44۔ القرآن الکریم ۱۷/ ۷۹۔

45۔ صحیح البخاری، کتاب التفسیر سورۃ ۱۷، باب قولہ عسےٰ ان یبعثک الخ، قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۶۸۶۔

جامع الترمذی، ابواب التفسیر، سورۃ بنی اسرائیل، امین کمپنی دہلی، ۲/ ۱۴۲۔

46۔ مسند احمد بن حنبل، عن ابی ہریرۃ، المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۴۴۴۔

نسیم الریاض شرح شفاء القاضی عیاض بحوالہ احمد والبیہقی فصل فی تفضیلہ بالشفاعۃ ۲/ ۳۴۵۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے قول "قریب ہے کہ تمھارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمھاری حمد کریں" کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ شفاعت ہے۔(ت)

اور شفاعت کی حدیثیں خود متواتر و مشہور اور صحاح وغیرہ میں مروی و مسطور، جن کی بعض ان شاء اللہ تعالیٰ ہیکل دوم میں مذکور ہوں گی۔

اُس دن آدم صفی اللہ سے عیسیٰ کلمۃ اللہ تک سب انبیاء اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام نفسی نفسی فرمائیں گے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَنَا لَھَا ؟[47] میں ہوں شفاعت کے لیے، میں ہوں شفاعت کے لیے۔ انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین سب ساکت ہوں گے اور وہ متکلم۔ سب سر بگریبان، وہ ساجد و قائم۔ سب محلِ خوف میں، وہ آمن و ناہم۔ سب اپنی فکر میں، اُنھیں فکرِ عوالم۔ سب زیرِ حکومت، وہ مالک و حاکم۔ بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کریں گے۔ اُن کا رب اُنھیں فرمائے گا۔ یا محمد ارفع رأسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع[48] اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ تمھاری عرض سُنی جائے گی، اور مانگو کہ تمہیں عطا ہوگا، اور شفاعت کرو تمھاری شفاعت قبول ہے۔ اس وقت اولین و آخرین میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی حمد و ثناء کا غلغلہ پڑھا جائے گا اور دوست، دشمن، موافق، مخالف، ہر شخص حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی افضلیتِ کبریٰ و سیادتِ عظمیٰ پر ایمان لائے گا۔ والحمد للہ رب العالمین ؎

مقام تو محمود و نامت محمد
بہ نیساں مقامے و نامے کہ دارد

(آپ کا مقام محمود اور نام محمد ہے، ایسا مقام اور نام کون رکھتا ہے۔ت)

امام محی السنۃ بغوی معالم التنزیل میں فرماتے ہیں:

عن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان اللہ عزّوجل اتخذ ابراھیم خلیلا وان صاحبکم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیل اللہ واکرم الخلق علی اللہ ثم قرأ "عسے ان یبعثك ربك مقاماً محمودا قال یجلسہ علی العرش۔[49]

یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی بے شک اللہ عزوجل نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیل بنایا۔ اور بے شک تمہارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلیل اور تمام خلق سے زیادہ اُس کے نزدیک عزیز و جلیل ہیں۔ پھر یہ آیت تلاوت کر کے فرمایا اللہ تعالیٰ انھیں روزِ قیامت عرش پر بٹھائے گا۔

47۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، فصل فی تفضیلہ بالشفاعۃ، المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/ ۱۸۰۔
48۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، بابِ اثبات الشفاعۃ الخ، قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۰۹۔
49۔ معالم التنزیل (تفسیر البغوی) تحت الآیۃ ۱۷/ ۷۹، دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۱۰۹۔

وعزا نحوہ فی المواھب[50] للثعلبی (اس کی مثل مواہب میں ثعلبی کی طرف منسوب ہے۔ت)

امام عبد بن حمید وغیرہ حضرت مجاہد تلمیذ رشید حضرت حبر الامہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس آیت کی تفسیر میں راوی:

یجلسہ اللہ تعالیٰ معہ علی العرش۔[51]

اللہ تعالیٰ انہیں عرش پر اپنے ساتھ بٹھائے گا۔

یعنی معیتِ تشریف و تکریم کہ وہ جلوس و مجلس سے پاک و متعالی ہے۔ امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں ناقل امام علامہ سید الحفاظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجاہد کا یہ قول نہ ازروئے نقل مدفوع نہ از جہت* نظر

50۔ المواہب اللدنیۃ، الفصل الثالث الشفاعۃ والمقام المحمود، المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۴۲۔

51۔ المواہب اللدنیۃ عن القسطلانی المقصد العاشر، الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۴۲

شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ بحوالہ عبد بن حمید وغیرہ المقصد العاشر الفصل الثالث ۸/ ۳۶۸۔

* رد علی الواحدی حیث بالغ فی الانکار علی ذٰلک وابلغ وابلغ الجزاف منتہاہ کما قال الاول بلغ السیل رواہ حتی قال "لا یمیل الیہ الا قلیل العقل عدیم الدین[52] اھ" واللہ تعالیٰ یسامح المسلمین واحتج لزعمہ بما لاحجۃ لہ فیہ وقد ردہ علیہ العلماء کما یظھر بالرجوع الی المواھب وشرحہ واعظم ماتشبث بہ فی ذٰلک انہ تعالیٰ قال "مقامًا محمودا[53]" لم یقل مقعدا والمقام موضع القیام لا موضع القعود۔ قال الزرقانی واجیب بانہ یصح علی ان المقام مصدر میمی لا اسم مکان[54] اھ ای فیقوم مقام المفعول المطلق ای یبعثک بعثا محمودا۔

یہ رد ہے واحدی پر کیونکہ اس نے اس قول کے انکار میں بہت مبالغہ کیا اور اپنے بے تکے کلام کو انتہا تک پہنچایا جیسا کہ قولِ اوّل میں کیا اور سیلاب اپنی سیرابی تک پہنچا۔ اس نے کہا کہ اس کی طرف نہیں مائل ہو گا مگر کم عقل اور بے دین اھ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے درگزر فرمائے۔ اور اس نے اپنے گمان کے مطابق جس چیز سے استدلال کیا اس میں اس کے لیے کوئی دلیل نہیں ہے، بے شک اس پر علمائے کرام نے رد فرمایا جیسا کہ مواہب اور اس کی شرح کی طرف رجوع کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ سب سے بڑی دلیل جس سے اس نے تمسک کیا وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے "مقاماً محمودا" نہیں فرمایا اور مقام موضع قیام ہے نہ کہ موضع قعود۔ زرقانی نے کہا اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ مقام مصدر میمی ہے نہ کہ ظرف مکان اھ یعنی یہ مفعول مطلق کے قائم مقام ہے اور معنیٰ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تجھے اُٹھائے گا ایسا اُٹھانا جو محمود ہوگا۔

52۔ المواہب اللدنیۃ، عن القسطلانی، المقصد العاشر، الفصل الثالث، المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۴۳۔

53۔ القرآن الکریم ۱۷/ ۷۹۔

54۔ شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد العاشر الفصل الثالث دار المعرفۃ بیروت ۸/ ۳۶۸۔

اقول وباللہ التوفیق علی ان الرفعۃ بعد التواضع من تواضع للہ رفعہ اللہ فالقعود انما یکون بعد ما یقوم النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بین یدی ربہ تبارک و تعالٰی علی قدم الخدمۃ فذلک المکان مقام محمود ومقعد محمود وکلام اللہ سبحانہ وتعالٰی بما یقتصر علی بعض الشیٔ کما فی قولہ تعالٰی سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی،[55] وقد ثبت فی الاحادیث انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یسجد بین یدی ربہ تبارک و تعالٰی ایاماً اسبوعاً او اسبوعین ثم یرفع راسہ، وانما سمّاہ اللہ تعالٰی مقاماً محمودًا لا مسجدًا فان لم ینف بہ امر السجود فلم ذا ینفی امر القعود قال الواحدی "واذا قیل السلطان بعث فلانا فھم منہ انہ ارسلہ الی قوم لاصلاح مھماتھم ولا یفھم منہ انہ اجلس مع نفسہ۔[56] قال الزرقانی وھذا مردود بان ھذا عادۃ یجوز تخلفھا علی ان احوال الاٰخرۃ لا یقاس علی احوال الدنیا[57] یبعثھم اللہ تعالٰی فی جمعھم عندہ لیحکم بینھم لا لیرسلھم الی قوم فجاز ان یکون ھذا البعث بالاجلاس لا للارسال مع ان الارسال کما یغایر الجلوس فکذا القیام عندہ ولکن الھوس یأتی بالعجائب والحل ان البعث من عندہ ھو الذی ذکرھا الواحدی والبعث من محل الحضور عندہ لا ینافی الجلوس عندہ کما لا یخفی۔ قال الزرقانی تحت قول الواحدی لا یمیل الیہ الخ ھذا مجازفۃ فی الکلام لا یلیق بطالب فضلا عن عالم بعث ثبوت القول عن تابعی جلیل ووجد مثلہ عن صحابیین ابن عباس وابن مسعود[58] اھ قلت بل عن ثلثۃ ثالثھم ابن سلام کما نقلنا فی المتن رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین ثم بعد کتابتی ھذا المحل رأیت الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وھھنا تم الھنا والحمدللہ الھنا قال الامام الجلیل الجلال فی الدر المنثور اخرج الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا قال یجلسنی معہ علی السریر[59] وقد عرفنا من ھھنا صدق ابن تیمیۃ فی قولہ فی الثعلبی ان الواحدی صاحبہ کان ابصر منہ بالعربیۃ لکنہ ابعد عن اتباع السلف اھ وان کان ابن تیمیۃ نفسہ ابعد وابعد وبالجملۃ فأسمع ما اثرناہ عن الامام ابی داؤد والامام الدارقطنی والامام العسقلانی فھم الائمۃ الاجلۃ الشان وایاک وان تلتفت الی زعم لیس بذاک فی ھذا الشان والحمدللہ رب العٰلمین ۱۲منہ۔

55۔ القرآن الکریم ۱۷/ ۱۔

56۔ المواہب اللدنیۃ، بحوالہ الواحدی، المقصد العاشر، الفصل الثالث، المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۴۳۔

57۔ شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ، المقصد العاشر، الفصل الثالث، دارالمعرفۃ بیروت ۸/ ۳۶۸۔

58۔ شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، المقصد العاشر، الفصل الثالث، دارالمعرفۃ بیروت ۸/ ۳۶۸۔

59۔ الدرالمنثور، تحت الآیۃ ۱۷/ ۷۹، داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۸۷۔

ممنوع، اور نقاش نے ابو داؤد صاحبِ سنن رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے، **من انکر ھذا القول فھو متھم**[60] جو اس

اقول (میں کہتا ہوں) اور توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ علاوہ ازیں رفعت تواضع کے بعد ہے، جو اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو رفعت عطا فرماتا ہے چنانچہ قعود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدمِ خدمت پر قیام کے بعد ہوگا تو وہی مکان مقام محمود اور مقعد محمود ہوگا اور اللہ کا کلام بعض شے پر مقتصر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **سبحٰن الذی** الخ (پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصےٰ تک) اور تحقیق احادیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں ایک ہفتہ یا دو ہفتے سجدہ ریز رہیں گے پھر سر اُٹھائیں گے اس جگہ کا نام اللہ تعالیٰ نے مقام محمود رکھا ہے مسجد نہیں رکھا۔ تو جب امر سجود اُس کے منافی کیسے ہوگا؟ واحدی نے کہا جب کہا جائے کہ فلاں کو بادشاہ نے مبعوث کیا تو اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ بادشاہ نے اس کو قوم کی طرف بھیجا ہے کہ ان کی مہمات کی اصلاح کرے، یہ نہیں سمجھا جاتا کہ بادشاہ نے اسے اپنے ساتھ بٹھالیا۔ زرقانی نے کہا یہ مردود ہے کیونکہ یہ ایک امر عادی ہے جس کے خلاف ہونا بھی جائز ہے۔ اس کے علاوہ یہ کہ احوالِ آخرت کو احوالِ دنیا پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ کو مبعوث فرما کر سب کو ایک میدان میں جمع کرے گا تا کہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے نہ کہ ان کو اصلاح کے لیے کسی قوم کے پاس بھیجے گا۔ تو جائز ہے کہ یہ بعث بٹھانے کے ساتھ ہو نہ کہ بھیجنے کے ساتھ باوجودیکہ ارسال جس طرح بیٹھنے کے مغایر ہے اسی طرح اس کے پاس کھڑے رہنے کے بھی مغایر ہے لیکن جنون عجیب وغریب امور کو لاتا ہے، اور اس کا حل یہ ہے کہ جس بعث کو واحدی نے ذکر کیا ہے وہ ہے "**بعث من عندہ**" اپنے پاس سے بھیجنا اور وہ بعث جو کسی محل سے اُس کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لیے ہو وہ اس کے پاس بیٹھنے کے منافی نہیں، جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔ واحدی کے قول "**لا یمیل الیہ** الخ" کے تحت زرقانی نے یہ کہا کہ یہ بے تکا کلام ہے جو کسی طالب کے لائق بھی نہیں چہ جائیکہ عالم کے لائق ہو جبکہ ایک جلیل القدر تابعی سے یہ قول ثابت ہو چکا ہے اور اسی کی مثل دو صحابیوں یعنی ابن عباس اور ابنِ مسعود سے۔ میں کہتا ہوں بلکہ تین صحابہ سے تیسرے ابن سلام ہیں جیسا کہ ہم نے متن میں نقل کیا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ پھر اس محل کی کتابت کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث دیکھی، یہاں ہماری بحث تام ہوگئی اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو ہمارا معبود ہے۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے در منثور میں فرمایا دیلمی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "**عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا**" (قریب ہے کہ تمھارا رب تمھیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمھاری حمد کریں) کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے ساتھ تخت پر بٹھائے گا۔ تحقیق ہم نے یہاں سے ثعلبی کے بارے میں ابن تیمیہ کے اس قول کی صداقت جان لی کہ واحدی جو ثعلبی کا ساتھی ہے وہ ثعلبی سے بڑھ کر عربیت میں مہارت رکھتا ہے مگر اسلاف کی اتباع سے بہت ہی دُور ہے اھ خلاصہ یہ کہ تو سُن لے اس کو جو ہم نے نقل کیا ہے امام ابو داؤد، امام دارقطنی اور امام عسقلانی سے، کیونکہ وہ انتہائی جلالتِ شان والے ائمہ ہیں، اور اس شخص کے قولِ باطل کی طرف التفات سے بچ جو ان کے ہم پلہ نہیں ہے، اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ۱۲ منہ۔ (ت)

60۔ المواہب اللدنیۃ، المقصد العاشر، الفصل الثالث الشفاعۃ والمقام المحمود، المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۴۳۔

قول سے انکار کرے وہ متہم ہے۔

اسی طرح امام دار قطنی نے اس قول کی تصریح فرمائی، اور اس کے بیان میں چند اشعار* نظم کیے، کما فی نسیم الریاض (جیسا کہ نسیم الریاض میں ہے۔ت)

ابو الشیخ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم القیٰمۃ یجلس علی کرسی الرب بین یدی الرب۔ [61]

بے شک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزِ قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائیں گے۔

معالم میں عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: یقعدہ علی الکرسی [62]۔ اللہ تعالیٰ انھیں کرسی پر بٹھائے گا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین، والحمد للہ رب العٰلمین (اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائے آپ پر، آپ کی آل پر اور آپ کے تمام صحابہ پر، اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو کُل جہانوں کا پروردگار ہے۔ت)

﴿جاری ہے۔۔۔﴾

---

* وہ اشعار یہ ہیں:

حدیث الشفاعۃ عن احمد	الی احمد المصطفیٰ نسندہ
وقد جاء الحدیث باقعادہ	علی العرش ایضا ولا نجحدہ
امروا الحدیث علیٰ وجھہ	ولا تدخلوا فیہ ما یفسدہ
ولا تنکروا انہ قاعد	ولا تنکروا انہ یقعدہ

اوردھا فی النسیم [63] کلا انہ اجاد فی ذٰلک رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ الخ ۱۲ منہ۔

(ترجمۂ اشعار: بحوالہ امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مروی ہے ہم احمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اس کا اسناد کرتے ہیں۔ یہ حدیث بھی آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عرش پر بٹھائے گا اور ہم اس کا انکار نہیں کرتے۔ انھوں نے حدیث کو درست بیان کیا ہے تم اس میں کلام فاسد کو داخل مت کرو، نہ اس بات کا انکار کرو کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرش پر جلوہ گر ہوں گے اور نہ ہی اس بات کا انکار کرو کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عرش پر بٹھائے گا)

اس کو نسیم الریاض میں مکمل بیان کیا ہے اور اس مسئلہ میں انھوں نے خوب اشعار کہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر وسیع رحمت نازل فرمائے (ت)

61۔ المواہب اللدنیہ، المقصد العاشر، الفصل الثالث، المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۴۳ تا ۶۴۴۔

62۔ معالم التنزیل (تفسیر البغوی) تحت الآیۃ ۱۷/ ۷۹، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۳/ ۱۰۹۔

63۔ نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض، فصل فی تفضیلہ بالشفاعۃ، مرکز اہلسنت، گجرات ہند ۲/ ۳۴۳۔

مفکرِ ملّت شرفِ اہلسنّت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ

چند ملاقاتیں اور اہم یادیں

مولانا خورشید احمد سعیدی

﴿لیکچرار، شعبۂ تقابلِ ادیان، فیکلٹی آف اسلامک اسٹڈیز (اصول الدین)، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد﴾

محسن اہل سنت، شرف ملت، ماحی شرک وبدعت، مبلغ قرآن وسنت، شیخ الحدیث حضرت علامہ الشیخ محمد عبدالحکیم شرف قادری نوراللہ مرقدہ سے میری چند یادگار ملاقاتیں ہیں۔ قرآن وسنت سے ان کی والہانہ وابستگی، طلباء سے ان کا مشفقانہ اخلاص، رضویات پر کام کرنے والوں کی سرپرستی، دردِ ملت رکھنے والوں کی حوصلہ افزائی، مشکل اور نامساعد حالات میں پہاڑوں سے بھی بڑی ان کی استقامت، ملی، قومی اور دینی اُمور سے ان کی بروقت خبر گیری ایسی صفات ہیں جنہوں نے مجھ ایسے طالبِ علم کو حضرت شرف کی طرف کھینچا اور اس سلسلے میں ان سے متعدّد ملاقاتیں ہوئیں۔

میری ابتدائی تعلیم گھر سے ہوتی ہوئی سکول سے کالج تک پہنچی۔ کالج میں ایف ایس سی (F. Sc.) کے امتحان سے کچھ عرصہ پہلے ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے میری زندگی کا رخ بدل دیا اور میں ۱۹۸۹ء میں مدرسہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم کچہری روڈ ملتان میں دینی تعلیم کے لیے آگیا۔ درس نظامی کی پہلی جماعت میں میر سید شریف علی بن محمد جرجانی کی نحو میر بھی شامل تھی۔ میرے ذوقِ تجسس نے نحو میر کی شروحات میں حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف علیہ الرحمۃ کی لکھی ہوئی نحو میر پر ایک خوبصورت شرح کو بھی جا پایا۔ اِس طرح حضرت شرفِ ملت سے میرا تعارف شروع ہوا۔ اِس شرح نے میرے لیے نہ صرف نحو میر کو سمجھنا آسان کر دیا بلکہ میرے دل میں حضرت شرف ملت کی محبت بھی پیدا کر دی اور میں تمنا کرنے لگا کہ کیا کبھی میں ان سے ملاقات کی سعادت سے بہرہ مند ہو سکوں گا۔

۱۹۹۰ء میں جب میں انوار العلوم میں زیر تعلیم تھا تو دوستوں نے اور اساتذہ میں سے حضرت علامہ محمد امین سعیدی نے مجھے بزمِ سعید کا ناظم اعلیٰ بنا دیا۔ اس طرح میری ذمے داریاں اور تعلقات بڑھ گئے۔ تعلقات میں وسعت نے کچھ عرصہ بعد مجھے انجمن مدارس عربیہ ملتان ڈویژن کا ناظم بنا دیا۔ انجمن کے کچھ صوبائی سطح کے اجلاس جامعہ نظامیہ لاہور میں ہوئے اور اُن میں شرکت کے لیے مجھے آنا پڑتا۔ لیکن افسوس کہ ان سب اجلاسوں میں حضرت شرفِ ملت کی ملاقات سے محروم رہا۔ البتہ ان کی تصانیف (بالخصوص: 'اندھیرے سے اجالے تک'، 'شیشے کے گھر' اور مشکوٰۃ شریف کی فارسی شرح اشعۃ اللمعات کا اردو ترجمہ) کا مطالعہ جاری رہا اور غائبانہ تعلق گہرا ہوتا رہا۔

۱۹۹۷ء میں جب مجھے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی میں داخلہ ملا تو کچھ عرصہ بعد کسی کام کے لیے مجھے لاہور جانا پڑا۔ اس بار جب میں جامعہ نظامیہ میں گیا تو شوقِ ملاقات مجھے حضرت شرفِ ملت کے پاس لے گیا جو اس وقت دورۂ حدیث کی جماعت کو سبق پڑھانے کے لیے اپنے کمرے میں تشریف فرما تھے۔ چونکہ صرف زیارت مطلوب تھی اور میں اُن کے معمولات میں مخل بھی نہیں ہونا چاہتا تھا اس لیے کوئی لمبی ملاقات نہیں کر سکا لیکن میں نے جو باتیں اُن سے سُنیں اور جو تاثر لے کر واپس آیا، اُس نے میرے لیے بعد کے علمی اور تحقیقی کاموں کی راہ ہموار کر دی۔

اُن سے دوسری ملاقات غالباً ۲۰۰۰ء میں اُس وقت ہوئی جب میں کویت ہاسٹل میں رہائش پذیر تھا اور حضرت شرفِ ملت دعوہ اکیڈمی کے کسی پروگرام میں شرکت کے لیے لاہور سے تشریف لائے تھے۔ حضرت صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی صاحب جو دمِ تحریر وفاقی وزیر برائے مذہبی امور ہیں وہ بھی اُس وقت دعوۃ اکیڈمی فیصل مسجد اسلام آباد میں تشریف لائے تھے۔ میں اس دن پہلی کلاس کا سبق پڑھ کر کمرے سے باہر نکلا ہی تھا کہ میری نظر اِن دونوں حضرات پر پڑی۔ میں دوڑ کر اُن کے پاس گیا، اپنا تعارف کروایا اور عرض کی کہ جب آپ اس پروگرام سے فارغ ہو جائیں تو ہمارے ساتھیوں سے ایک مختصر ملاقات کے لیے وقت عنایت فرمائیں، اِس سے اُن کی حوصلہ افزائی ہو جائے اور آپ کو بھی ہمارے احوال سے آگاہی ہو جائے گی۔ اللہ کا کرم ہوا اور میری درخواست قبول کر لی گئی۔

میں نے اُس دوران چند ساتھیوں کو ڈھونڈا اور انہیں ایک مختصر ملاقات کا پروگرام ترتیب دینے کا کہا۔ جب یہ حضرات پروگرام سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو میں سامنے دِیدہ ودِل فرشِ راہ کیے ہوئے بیٹھا تھا۔ یہ پہلے تو حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر ساجد الرحمن صاحب جو اُن دنوں سہ ماہی علمی مجلہ ''فکر و نظر'' کے مدیر تھے مگر آج کل دعوہ اکیڈمی کے ڈائریکٹر جنرل ہیں، کے آفس میں گئے پھر وہاں سے میں انہیں لے کر کویت ہاسٹل میں آگیا۔ میرے کمرے میں انجمن طلباء اسلام کے کچھ ساتھیوں کے علاوہ ہمارے کئی ترکی دوست جن میں شریعہ اینڈ لاء کے طالب علم محمد مخلص بھی تھے آگئے اور انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی میں ایک لحاظ سے انٹرنیشنل سطح کی ایک میٹنگ ہوگئی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اُس میٹنگ میں حضرت شرفِ ملت نے انجمن طلباء اسلام کے لیے حضرت صاحبزادہ حامد سعید کاظمی سے سفارش کی کہ حضور انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی میں اِن طلباء کی خصوصی طور پر سرپرستی اور رہنمائی فرمائیں۔ اُن کی اِس بات نے ہمارے دلوں میں اُن کی محبت کئی گنا بڑھا دی اور ہمیں علم ہوا کہ اہلِ سنت کے جو افراد ملک وملت کا درد رکھتے ہیں اور اس کے لیے اپنی حیثیت کے مطابق کام کر رہے ہیں حضرت شرفِ ملت اُن کے لیے کتنے ہمدرد ہیں۔ اُن کے ساتھ اِس ملاقات نے کئی لحاظ سے ہماری رہنمائی کی۔

اُن سے میری تیسری ملاقات اُس وقت ہوئی جب میں اپنے ایم اے کے تھیسس کے لیے مواد جمع کرنے کی غرض سے کراچی سے اسلام آباد تک کی لائبریریوں

میں آ اور جا رہا تھا۔ لاہور کی لائبریریوں سے مواد کی تلاش میں تھا کہ ایک دن خیال آیا کہ گنج بخش روڈ پر جو کتب خانے ہیں وہاں بھی جاؤں۔ اِس طرح مکتبۂ قادریہ بھی گیا تو عصر اور مغرب کے درمیانی وقت میں حضرت شرفِ ملت سے ملاقات ہوئی۔ اِس دفعہ ملاقات کچھ طویل تھی کیونکہ میں نے اُن سے کئی سوالات کیے۔ انہوں نے مجھ سے تھیس کا عنوان پوچھا پھر متعلقہ اشخاص اور مواد کی طرف رہنمائی کی۔ اُن دِنوں سُنّی طلباء کی نمائندہ طلبہ تنظیم انجمن طلباء اِسلام کی کچھ ذمے داریاں مجھ پر بھی تھیں۔ اِس ملاقات میں اِس حوالے سے بھی ایک بار پھر آپ سے کئی فکری باتیں ہوئیں جنہوں نے مجھے کئی ملکی و ملی معاملات کے داخلی و خارجی پہلوؤں کو سمجھنے میں بہت مدد دی۔

حضرت شرفِ ملت سے میری چوتھی ملاقات غالباً ۲۰۰۶ء میں جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی کے دفتر میں ہوئی تھی۔ یہ ایک بہت اچھا موقع تھا۔ ملک بھر سے علماء اور دانشورانِ اہل سنت اسلام آباد کنونشن سینٹر میں تنظیم المدارس کے کنونشن میں شرکت کے لیے آئے ہوئے تھے اور پھر مناسب وقت پر واپس روانگی سے پہلے اُن میں سے کئی حضرات جامعہ رضویہ ضیاء العلوم میں اکٹھے ہو گئے تھے۔ میں اُس دن جب جامعہ رضویہ ضیاء العلوم سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کے دفتر میں پہنچا تو وہاں حضرت شرفِ ملت کو تشریف فرما دیکھا۔ اُن کی نظر مجھ پر پڑی تو انہوں نے بھی مجھے پہچان لیا اور بڑی محبت اور شفقت سے اُٹھ کر گلے لگایا۔ چند ایک جملوں کے تبادلے کے بعد اپنے پاس بیٹھے ہوئے ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”آپ انہیں جانتے ہیں؟“ چونکہ ڈاکٹر صاحب سے بالمشافہ ملاقات پہلے نہیں ہوئی تھی اس لئے میں نے جواب نفی میں دیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”یہ ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب ہیں، کراچی یونیورسٹی کے شیخ زاید سینٹر میں ہوتے ہیں، ماہنامہ فقہ اسلامی کے مدیر ہیں، بہت محنتی اور صاحب فکر انسان ہیں، آپ کا اِن سے رابطہ رہنا چاہیے۔“

اُن کی یہ باتیں سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی کیونکہ میں فقہ اسلامی جیسے ایک وقیع مجلے کا باقاعدہ مطالعہ کرتا رہا تھا اور اس کے فکری موضوعات پر شائع کردہ مقالات سے استفادہ کیا کرتا تھا اور ڈاکٹر شاہتاز صاحب سے فون پر کئی بار بات بھی ہو چکی تھی۔ جب حضرت شرفِ ملّت علیہ الرحمۃ نے انہیں میرا تعارف کروایا تو وہ بھی بہت خوش ہوئے اور ایک بار پھر گلے ملے۔

اِس ملاقات میں حضرت شرف صاحب نے کنونشن میں ہونے والے خطابات اور اصحابِ فکر و دانش کی ملکی و ملی مسائل پر مختلف آراء کے حوالے سے کئی باتوں پر چشم کشا تبصرے کیے۔ اسی ملاقات میں زیر غور آنے والے قضایا اور مسائل میں ایک یورپی پادری شروش کی تیار کردہ ایک فضول کتاب فرقان الحق (The True Furqan) پر بھی باتیں ہوئیں۔ انہوں نے فرمایا: ”اگرچہ یہ کتاب جسے عیسائیوں نے اکیسویں صدی کا قرآن مشہور کر دیا ہے یہ اتنی گندی کتاب ہے کہ ہندوستان اور پاکستان میں اس کی اشاعت پر پابندی لگی ہے لیکن علماء کو اسے دیکھنا تو چاہیے کہ اس میں اس

کے مؤلف نے اپنی جہالت کا کس طرح اظہار کیا ہے۔ آپ اسے کہیں سے تلاش کریں، شاید انٹرنیٹ پر مل جائے، اور دیکھیں کہ اس میں کیا ہے؟ اور اس پر لکھیں اور اپنی رائے کا اظہار کریں، ہمیں بھی دکھائیں۔" میں نے عرض کیا: "حضور اِس کتاب کا نام تو میں نے سُنا ہے لیکن ابھی تک نظروں سے نہیں گزری۔ میں کوشش کروں گا کہیں سے اور کسی بھی صورت میں یہ مل جائے تو میں آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔"

اسی دن حضرت علامہ محب اللہ نوری اور برادرم فیض المصطفیٰ نوری صاحبان سے بھی ملاقات ہوئی۔ محترم پروفیسر محمد الیاس اعظمی صاحب نے فتاوی نوریہ کا برِّصغیر کے کچھ مشہور و متنازع فتاویٰ کے ساتھ ایک تقابلی مطالعہ کیا تھا جسے شائع کرنے کے بعد محترم فیض لمصطفیٰ نوری صاحب قارئین کو ایک ایک نسخہ دے رہے تھے۔ مجھے بھی ایک نسخہ انہوں نے عنایت فرمایا۔ میں نے جب یہ کتاب "فتاویٰ نوریہ: ایک تقابلی مطالعہ" پڑھی تو علم ہوا کہ محترم الیاس اعظمی زید علمہ و مجدہ نے بہت محنت سے اُن گوشوں پر روشنی ڈالی ہے جو عموماً نظروں سے اوجھل رہے تھے۔

اس ملاقات کے بعد میں نے فرقان الحق کو انٹرنیٹ پر تلاش کرنا شروع کر دیا۔ بالآخر ایک ویب سائٹ پر مجھے یہ کتاب ایک ایک صفحہ کر کے مل گئی۔ میں نے سی ڈی میں محفوظ کیا اور سوچنا شروع کیا کہ کس طرح اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر اس کتاب کو حضرت شرف تک پہنچاؤں۔ جب یہ یقین ہو گیا کہ اُن دنوں آپ کا اسلام آباد یا راولپنڈی میں آنے کا کوئی امکان نہیں تو میں یہ کتاب اُن کے لالہ زار والے گھر میں اُن کے حوالے کر آیا۔

اس موقع پر انہوں نے بتایا کہ اِس کتاب کی قلعی کھولنے کے لیے کچھ مقالات پاکستانی اور ہندوستانی اردو مجلات میں بھی چھپے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ انہیں دیکھیں۔ کچھ عرصہ بعد انہوں نے مجھے 'اہل سنت کی آواز، نومبر ۲۰۰۵ء' میں جناب نوشاد عالم چشتی علیگ کا تحریر کردہ پینتیس صفحات پر پھیلا ہوا مقالہ بعنوان "عیسائی فرقان حق: نقد و تجزیہ" ۷/ محرم ۱۴۲۷ھ بمطابق ۷ فروری ۲۰۰۶ء کو بذریعہ ڈاک روانہ کیا۔ اس فوٹو کاپی پر اُن کے اپنے ہاتھ سے میرا ڈاک کا پتہ لکھا ہوا ہے۔ یہ پتہ لکھتے ہوئے انہوں نے مجھے "علامہ خورشید احمد سعیدی زید مجدہ" کے الفاظ سے دعائیں دیں اور نیک خواہشات کا اظہار فرمایا۔ اسی موضوع کے بارے میں بصیر پور کے ایک مؤقر ماہنامہ 'نور الحبیب'، دسمبر ۲۰۰۵ء کے صفحات ۷۹ تا ۸۰ پر شائع شدہ مضمون کی طرف بھی رہنمائی کی۔

حضرت شرفِ ملت کی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے ساتھ جو والہانہ عقیدت، گہری محبت، لازوال الفت تھی وہ نہ صرف اُن کی تمام تحریروں میں جھلک رہی ہے بلکہ اُن سے جو ملاقات بھی ہوتی اس میں اعلیٰ حضرت کی نسبتوں اور رفعتوں کا تذکرہ ضرور ہوتا تھا۔

۲۰۰۵ء میں کراچی سے میرے پاس اعلیٰ حضرت کا ایک رسالہ "الصمصام علی مشکك فی آیة علوم الارحام" انگریزی زبان میں ترجمہ کرنے کے لیے بھیجا گیا۔ دورانِ مطالعہ معلوم ہوا کہ اس کی کئی باتیں وضاحت طلب ہیں۔

میں نے سوچنا شروع کیا کہ کس سے رابطہ کروں۔ ایک طرف مجھے یہ خیال آتا کہ اس سلسلے میں حضرت شرفِ ملت سے رہنمائی لوں کیونکہ اُس وقت اُن سے بہتر کوئی علمی شخصیت نظر نہ آتی تھی لیکن دوسری طرف ذہن میں یہ باتیں آتیں کہ وہ آجکل جس ابتلا کی وجہ سے خانہ نشین ہو چکے ہیں وہ اُس کی موجودگی میں میرے استفسارات کے جواب کیسے دیں گے اور کس طرح رہنمائی کریں گے؟ اِنہی سوچوں کے سفر میں خیال یہاں آکر رک گیا کہ اُن کے صاحبزادے استاد محترم جناب ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی زید مجدہ کو خط لکھوں کہ وہ میری مدد کریں۔ چنانچہ میں نے درج ذیل خط انہیں روانہ کیا:

عزت مآب استاذی المکرم ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا والوں نے اِس عاجز کے پاس اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا کراچی سے مطبوعہ ایک رسالہ "الصمصام علی مشکک فی آیۃ علوم الارحام" انگریزی میں ترجمہ کرنے کے لیے رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ میں بھیجا۔ اسکا مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ اِس میں جہاں ایک طرف کتابت کی اغلاط ہیں وہاں کچھ جملے اور اصطلاحات بھی ایسی ہیں جو میرے علم کی حدود سے باہر ہیں۔ جب میں نے انہیں کہا کہ وہ اصل جس سے رسالہ مذکورہ کو نقل کیا ہے اُس کی ایک کاپی بھیجیں تو انہوں نے مجھے فتاویٰ رضویہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور سے موازنہ کر لینے کا مشورہ دیا۔ یہ رسالہ فتاویٰ رضویہ کی جلد ۲۶ میں ملا۔ موازنہ کیا تو معلوم ہوا کہ دونوں میں چھوٹے بڑے اختلافات کی تعداد تقریباً ۱۵۰ ہے۔ اس سے میری مشکل اور بڑھ گئی۔ ادارہ تحقیقات کراچی والوں کو یہ فہرست بھیجی لیکن وہاں سے کسی نے اِن اختلافات کی توضیح نہیں فرمائی۔

اب یہ فہرست آپ کی خدمت میں ارسال ہے۔ کچھ اختلافات تو واضح اور سہل الفہم ہیں مگر کچھ واقعی سنجیدہ اور اہم ہیں۔ انہیں کیسے حل کیا جائے؟ بجائے اس کے کہ یہ کم علم اپنی طرف سے اس میں مطلوب تصرف کرے آپ جیسے صاحبان علم وفضل براہ کرم اگر ان میں سے ہر ایک کے سامنے موافقت یا ترجیح کے لئے اپنی اور حضور شرف القادری زید لطفہ کی رائے عنایت کر دیں تو ترجمہ کرنے میں اصح متن مجھے حاصل ہو جائے گا۔ میں ایسا ترجمہ نہیں کرنا چاہتا جیسا کہ ڈاکٹر محمد اسلم جونیجو صاحب نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی کتاب کفل الفقیہ الفاھم کا کیا ہے۔ امید ہے معارف رضا دسمبر ۲۰۰۵ء میں اِس پر میرا تبصرہ آپ کی نظروں سے گزرے گا۔ ان شاء اللہ۔

اس فہرست کے علاوہ مکتوب ہذا میں اس رسالے کے وہ جملے، کلمات واصطلاحات جو اردو کی "فیروز اللغات جامع" اور "مصباح اللغات عربی اردو" میں دیکھنے کے باوجود بھی سمجھ نہیں آئے نقل کر رہا ہوں۔ آپ کی بارگاہ میں برائے تشریح ارسال ہیں، خصوصاً خط کشیدہ کلمات۔ امید ہے ضرور کرم فرمائیں گے۔ درج ذیل کلمات اور عبارات فتاویٰ رضویہ کی جلد ۲۶ سے نقل کیے ہیں۔ قوسین میں اسی جلد کا صفحہ نمبر ہے۔ امید ہے یہ جلد ۲۶ آپ کے پاس ہوگی۔ درج ذیل عبارات کو وہاں سے ملاحظہ فرما لیں اگر نہ ہو تو یہ فقیر آپ کے پاس اس رسالے کی فوٹو کاپی پیش کر دے گا۔ وہ الفاظ، جملے اور اصطلاحات یہ ہیں:

۱۔ یہ مہمل و مختل اعتراض پادر ہوا کہ بعض پادریان پادر بند ہوا کی تازی گڑہت ہے (۴۷۰)

۲۔ علم کا غنا کہ کسی آلۂ جارحہ و تدبیر و فکر و نظر و التفات و انفعال کا اصلاً محتاج نہ ہو۔ (۴۷۱)

۳۔ علم کا اقصیٰ غایات کمالات پر ہونا کہ معلوم کی ذات ذاتیات اعراض احوال لازمہ مفارقہ ذاتیہ اضافیہ ماضیہ آتیہ موجودہ ممکنہ سے کوئی ذرہ کسی وجہ پر مخفی نہ ہو سکے۔ (۴۷۲)

۴۔ "عقول مفارقہ ہوں خواہ نفوس ناطقہ" سے کیا مراد ہے؟ (۴۷۲)

۵۔ "علم حقیقی حق الحقیقہ" میں علم حقیقی کے بعد حق الحقیقہ فرمانے سے کیا معنی مراد ہیں؟ (۴۷۲)

۶۔ "بالکنہ ہو یا بالوجہ" (۴۷۲)، "نصب و اضافات" (۴۷۴) کا اپنے اپنے سیاق میں کیا مطلب ہے؟

۷۔ "پشم کبود میں زراوند مدقوق بعسل سرشتہ کا صبح علی الریق حمول" (۴۷۵)۔ اگر ان کلمات کا الگ الگ معنی ارشاد فرما کر وضاحت فرما دیں تو بہتر ہو گا۔

۸۔ بذریعہ قواسر پانچوں حجابوں (۴۷۵) قواسر اور حجابوں سے یہاں کیا مراد ہے؟ انہیں سمجھنے میں اس صفحہ پر موجود حاشیہ سے بھی یہ کم علم کامیاب نہ ہو سکا۔

۹۔ "زجاج عقرب پر عکس لے آئیں" (۴۷۶) یہاں عقرب کا معنی کیا ہے؟

۱۰۔ "مؤامرات ریجیہ سے محاسبہ کیا" (۴۷۶)

۱۱۔ نہار عرفی کو نہار نجومی (۴۷۶)

۱۲۔ "حالانکہ مخروط ظلی و شمس میں ہر گز نیم دور سے کم فصل نہیں" (۴۷۶)

۱۳۔ "با چناں و چنیں حجابات و کمین مشہود ہو جاتے ہیں" (۴۷۶)

۱۴۔ "نظر تفصیلی بالائی کو نظر بعد تصریح عملی سے ملاؤ" (۴۷۸)۔ جملے کا مطلب کیا ہے؟

۱۵۔ "کتنی دیر بعد حمل و نقرہ میں مستقر ہوا" (۴۷۹)

۱۶۔ "کس گھنٹے منٹ سکنڈ تھرڈ پر بر آمد ہوں گے" (۴۷۹)

۱۷۔ "شش سپرز مثانے تلخے" (۴۸۰)۔ سپرز اور تلخے کیا ہوتے ہیں؟

۱۸۔ "شرابی کی زق زق" (۴۸۰) کا معنی کیا ہے؟

۱۹۔ سوراخ کے ابعاد ثلاثہ (۴۸۰) کونسے ہوتے ہیں؟

۲۰۔ " دونوں لب بالا چار و ں لب زیریں " (۴۸۰) یہ چھ لب کونسے ہیں؟

۲۱۔ " درجے دقیقے ثانیے عاشرے" (۴۸۰) کے الگ الگ معانی کیا ہیں؟

۲۲۔ دس تجاویف (۴۸۰) حاشیے کی مدد کے باوجود دس میں سے تین تجاویف بنام بطر، نوف اور مہبل کو نہ سمجھ سکا۔ ان کی آسان الفاظ میں شرح فرمائیں۔

۲۳۔ "تجاویف حاصلہ و تجاویف صالحہ میں ہر جگہ کتنا ہی تفرقہ ہو" (۴۸۱) یہ تجاویف کیا اور کونسی ہوتی ہیں؟

۲۴۔ " زہ زہ بندگی خہ خہ تعظیم پہ پہ تہذیب قہ قہ تعلیم " (۴۸۳) اس کا کیا مطلب ہے؟

والسلام مع الاکرام

دعاؤں کا طالب، خورشید احمد سعیدی، اسلام آباد

بروز پیر ۱۸/ شوال المکرم ۱۴۲۵ھ

بمطابق ۲۱/ نومبر ۲۰۰۵ء

یہ خط استادِ محترم جناب ڈاکٹر سدیدی صاحب کو مل تو گیا لیکن انہیں اِس کا جواب دینے کے لیے اُن کی مصروفیات نے فرصت نہ دی۔ اور بالآخر حضرت شرفِ ملت علیہ الرحمۃ نے نوٹس لیا اور اپنے دستِ مبارک سے اس کا ایک مفصل جواب لکھا۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ رضویات پر کام کرنے والے محققین کے فائدے کے لیے اسے پیش کر دیا جائے۔ ان کے تحریر کردہ جواب کے الفاظ یہ ہیں:

۷۸۶

محترم خورشید احمد سعیدی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج شریف

آپ کا مکتوب بنام ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی حفظہ اللہ تعالیٰ موصول ہوا۔ الصمصام علی مشکك فی آیة علوم الارحام میں استعمال کیے جانے والے کلمات کے مطالب جو مجھے سمجھ آسکے ہیں، تحریر کر رہا ہوں۔

(1) (ا) " اعتراضِ پا درہوا " بے بنیاد اعتراض، وہ اعتراض جس کے پاؤں ہوا میں ہوں۔

(ب) " پا دربند ہوا " جس کا پاؤں حرص کی قید میں ہو (یہ دونوں لفظ پادری کی مناسبت سے استعمال ہوئے ہیں۔)

(2) " آلۂ جارحہ " حواسِ خمسہ ظاہرہ (آنکھ، کان، ناک، زبان اور حسّ لمس ہاتھ وغیرہ ہیں)

(3) یہ منطقی اصطلاحات ہیں (ا) ذاتیات جو شے کی حقیقت میں داخل ہوں، جیسے مناطقہ کے نزدیک انسان کی حقیقت حیوان ناطق ہے، تو حیوان اور ناطق جو اس کی حقیقت میں داخل ہیں، اس کے ذاتیات ہیں، اعراض بمعنی اوصاف ہے، احوالِ لازمہ وہ اوصاف ہیں جو شے سے جدا نہ ہو سکیں، احوال مفارقہ وہ اوصاف جو جدا ہو سکیں، احوال ذاتیہ وہ اوصاف جن میں کسی چیز کی طرف نسبت کا لحاظ نہ ہو، جیسے حیات (زندگی) اور احوال اضافیہ وہ اوصاف جن میں کسی پیز کی طرف نسبت کا اعتبار ہو، جیسے مقدم اور موئخر، جس چیز کو کہیں گے اسے کسی دوسری چیز کی نسبت سے کہیں گے۔

(4) " عقول مفارقہ " یہ فلاسفہ کی اصطلاح ہے، ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے صرف عقل اول کو پیدا کیا تھا، عقل اول مادے سے مجرد چیز ہے، اس عقل نے دوسری عقل اور آسمان نمبر ۹ کو پیدا کیا، یہاں تک کہ دسویں عقل نے پہلے آسمان کے نیچے کی اشیاء کو پیدا کیا، (نفوس ناطقہ) انسانی نفوس

(5) " علم حقیقی حق الحقیقہ " صحیح اور واقعی علم۔۔۔ حق الحقیقہ تاکید کے لیے ہے۔

(6) " بالکنہ " یہ منطق کی اصطلاح ہے جس کا مطلب ہے کسی چیز کو اُس کے ذاتیات اور اجزا کے ذریعے جاننا، جیسے انسان کو حیوان ناطق کے ذریعے جاننا، علم بالکنہ ہے جب کہ اجزا کے ذریعے توجہ انسان کی طرف ہو اور اگر توجہ بھی اجزا ہی کی طرف ہو تو اسے علم بکنہہٖ کہا جائے گا۔

"علم بالوجه" کسی چیز کو اوصاف کے ذریعے جاننے کو کہتے ہیں، مثلاً انسان، وہ سیدھے قد والی مخلوق ہے جو اپنے دو پاؤں پر چلتی ہے۔

"نُصُب" نِصاب کی جمع کھڑی کی ہوئی اور نصب کی ہوئی چیز، مراد نشانی ہے، جیسے سنگِ میل وغیرہ۔

"اضافات" اضافت کی جمع ہے جس کا معنی وہ نسبت ہے جو مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان ہوتی ہے۔

(7) "پشم اون کبود نیلگوں" پشم کبود ایک دوائی کا نام ہے۔ زراوند بھی ایک دوائی کا نام ہے، اُس کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک لمبی اور دوسری گول (غیاث اللغات)۔ مدقوق کوٹی ہوئی، بعسل شہد کے ساتھ، سرشتہ ملائی ہوئی، علی الریق حمول صبح نہار منہ استعمال کی جائے۔ (ترجمہ) پشم کبود، زراوند دوائی ملا کر کوٹ لی جائے، اسے شہد میں ملا کر استعمال کیا جائے۔

(8) قواسر جمع ہے قاسر کی جس کا معنی کسی چیز کو اُس کی طبیعت کے برعکس مجبور کر دینا جیسے پتھر طبعی طور پر اوپر سے نیچے جانا چاہتا ہے، اسے نیچے سے اُٹھا کر اوپر لے گئے تو یہ حرکت قسریہ ہوگی اور یہ عمل قسر ہوگا۔

"پانچوں حجابوں" تین حجابوں کا تو اس سے پہلے ذکر ہو چکا ہے، دو حجاب (پردے)

"زہدان" اس کا معنی رحم (بچہ دانی) ہے۔ اس کے اوپر دو پردے ہوتے ہیں۔

(9) زجاج شیشہ، عقرب بچھو۔ زجاج عقرب کا ترجمہ واضح نہیں ہے، مطلب یہ کہ الٹراساؤنڈ مشین کے شیشے پر پانچوں پردے دکھائی دینے لگیں۔

(10) "مؤامراتِ زیجیہ" زیج اصل میں زیک تھا، یہ ستاروں سے متعلق علم ہے، اس میں ایسے نقشے دیئے ہوتے ہیں جن کے ذریعے ستاروں کا محل وقوع اور ان کے مرکزوں کی حرکتوں کی مقداریں معلوم ہوتی ہیں (غیاث اللغات)۔ مؤامرات زیجیہ سے علم زیج کے قواعد مراد ہونے چاہئیں۔

(11) نہار عرفی: عرفِ عام میں جسے دن کہا جاتا ہے، نہار نجومی علم نجوم کی اصطلاح میں جسے دن کہا جاتا ہے۔ علم نجوم کے لحاظ سے جب سورج دائرۂ افق سے اوپر آئے گا تو دن شروع ہو جائے گا، جب وہ اس سے پہلے دکھائی دینے لگتا ہے اس لیے عرفی دن بڑا ہوتا ہے۔

(12) شکل مخروطی ایسی ہوتی ہے جیسے گاجر، جب سورج زمین کے ایک طرف ہو تو اس کا سایہ مخروطی شکل میں دوسری طرف جاتا ہے۔ یعنی سورج اور زمین کے سائے میں نصف دائرے کا فاصلہ ہوتا ہے، ایک طرف سورج ہوتا ہے اور 180 ڈگری کے فاصلے پر سائے کا کونہ ہوتا ہے۔

(13) "باچناں و چنیں حجابات" ایسے ایسے پردوں کے باوجود کمین پوشیدہ یعنی بچہ پانچ پردوں میں چھپا ہوا ہوتا ہے، اس کے باوجود آلات کے ذریعے دکھائی دے جاتا ہے۔

(14) "نظر تفصیلی بالائی" "نظر بعد تشریح عملی سے ملاؤ" یعنی نظر تفصیلی دو قسم ہے۔ (۱) سرسری جسے بالائی سے تعبیر کیا ہے اور (۲) گہری نظر سے دیکھ کر اور تجزیہ کر کے جسے تشریحی اور عملی فرمایا ہے۔ (یہ لفظ تصریح نہیں بلکہ تشریح ہے۔)

نوٹ: (نصب و اضافات جانے دو) یہ لفظ نَسَبْ ہونا چاہیے۔

(15) "خمل" پہلے حرف پر زبر، دوسرا ساکن، کپڑے کا ریشہ۔ نُقرہ چھوٹا گول گڑھا۔ مطلب یہ کہ نطفہ رحم کے کس حصہ میں واقع ہوا تھا۔

(16) "گھنٹے، منٹ، سکنڈ، تھرڈ" گھنٹے کا ساٹھواں حصہ منٹ، منٹ کا ساٹھواں حصہ سیکنڈ، اور سیکنڈ کا ساٹھواں حصہ تھرڈ، یعنی منٹ فسٹ ہے، اس کے بعد سیکنڈ اور اس کے بعد تھرڈ۔

(17) "شُشش" پھیپھڑا، "سُپُرز" تِلّی، "تلخہ" پہلے حرف پر زبر، ایک خلط جسے صفراء کہتے ہیں۔

(18) "شرابی کی زق زق" شرابی کی بکواس

(19) "ابعادِ ثلاثہ" لمبائی، چوڑائی، موٹائی (گہرائی)

(20) "دونوں لب بالا" اوپر کے دو ہونٹ؛ "چاروں لب زیریں" بچی کی پیشاب کی جگہ کے دو کنارے اور دو سُرین کے کنارے۔

(21) "درجے، دقیقے، ثانیے، عاشرے" کوئی بھی دائرہ لے لیں اسے 360 حصوں میں تقسیم کریں، ان میں سے ہر حصہ درجہ کہلاتا ہے، درجے کا ساٹھواں حصہ دقیقہ ہے، اس کا ساٹھواں حصہ ثانیہ ہے، اس کا ساٹھواں حصہ ثالثہ ہے، یہاں تک کہ عاشرہ تک پہنچ جائیں۔

(22) "دس تجاویف" تجویف کی جمع جس کا پیٹ خالی ہو۔ ان میں سے ایک پیٹ بظر ہے (ب ظ ر) یہ لفظ ایک جگہ بخاری شریف میں آیا ہے (عربی ۸۷۸/۱)۔ محشی حضرات نے بتایا کہ عورتوں کا ختنہ کیا جاتا تھا، ختنے کے بعد گوشت کا جو ٹکڑا بچ جاتا ہے اسے بظر کہا جاتا ہے۔ لیکن الصمصام کے حاشیے سے معلوم ہوتا ہے کہ (۱) سوئی کے سوراخ کی طرح سوراخ ہوتا ہے، یعنی جس سے پیشاب آتا ہے؛ (۲) شرم گاہ کا اوپر والا حصہ ہے اور (۳) فرجہ سُپین وہ سوراخ ہے جس میں وطی کی جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(23) جسم میں ممکن الوقوع جوف، خلا دو قسم ہیں (۱) وہ جو بالفعل واقع ہیں، (۲) جو بن سکتے ہیں یعنی جو سوراخ موجود ہے اس میں بڑا ہونے کی کتنی صلاحیت ہے؟

(24) "زِہ زہ بندگی، خَہ خَہ تعظیم، پَہ پَہ تعلیم" یہ طنز اور استہزاء کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ ہیں، یعنی کیا خوب بندگی ہے، کیا عجیب تعظیم ہے اور کتنی افسوسناک تعلیم ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد عبد الحکیم شرف قادری ۳/ دسمبر ۲۰۰۵ء

جو خط میں نے ارسال کیا تھا اس کے ساتھ پانچ صفحات پر مشتمل اختلافی کلمات و عبارات کی فہرست بھی تھی۔ اس فہرست کی تمہید میں گزارش کی گئی تھی کہ:

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے رسالہ "الصمصام" کے دو نسخوں کے باہمی موازنہ کے نتیجے میں سامنے آنے والے (۱۴۵ سے زائد) اختلافات، کتابت کی اخطاء اور اغلاط کی فہرست دی جا رہی ہے۔ اس کی تصحیح کے لیے جناب سے عالمانہ رائے کی گذارش ہے۔ ان دو نسخوں میں سے پہلا تو وہ ہے جو فتاویٰ رضویہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور کی جلد نمبر ۲۶ (از صفحہ ۴۶۷ تا ۴۸۷) میں شامل ہے۔ یہ جلد مارچ ۲۰۰۴ء کو شائع ہوئی تھی جبکہ دوسرا نسخہ بزم فکر و عمل کراچی نے جنوری ۱۹۹۰ء میں شائع کیا تھا۔

فہرست کے پہلے کالم میں دیا گیا صفحہ نمبر فتاوی رضویہ کی جلد ۲۶ کے مطابق ہے اس کے بعد والے کالم میں سطر کا نمبر بھی اِسی جلد کے مطابق ہے، تیسرے کالم میں اسی جلد (نسخہ لاہور) کے کلمات ہیں جبکہ آخری کالم میں نسخہ مطبوعہ کراچی کے اختلافی، زائد یا ناقص کلمات کو درج کیا گیا ہے۔ براہِ کرم اس کی تصحیح فرما دیجیے۔ اس فہرست میں کچھ کی سیاق کے مطابق صحت جان لینا راقم کے لیے بھی کوئی مشکل نہیں تھا لیکن انہیں بعض اور اہداف کے پیشِ نظر شامل کیا گیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

علامہ شرفِ ملت نے اس فہرست میں تصحیح کے لیے تین طریقے اختیار کیے۔(۱) اگر فتاویٰ رضویہ مطبوعہ لاہور میں شامل رسالے کالفظ/عبارت درست تھی تواس پر ٹِک لگادیا؛ (۲) اگر کراچی سے شائع کردہ رسالے کالفظ/عبارت درست تھی تواس پر ٹِک کانشان لگادیا؛ (۳)ان دونوں میں اگر کسی لفظ کی کمی یا بیشی تھی تواس میں تصحیح کردی۔ لہٰذا درج ذیل میں ان تینوں کوالگ الگ فہرست میں پیش کیا گیاہے۔

درج ذیل فہرست میں حضرت شرف علیہ الرحمۃ نے فتاویٰ رضویہ جلد ۲۶ کی عبارت کو ٹک کرتے ہوئے درست قرار دیا۔

صفحہ	سطر	نسخہ بمطابق فتاوی رضویہ جلد ۲۶	بمطابق نسخہ کراچی
۴۶۷	۱۱	مسئلہ یہ ہے کہ اللہ پاک قرآن میں فرماتا ہے	ایک پادری کا کہنا ہے کہ قرآن میں ہے
۴۶۷	۱۲	حالانکہ ایک آلہ نکلا ہے	حالانکہ ہم نے ایک آلہ نکالہ ہے
۴۶۸	۱۱	البررۃ	البرارۃ
۴۶۹	۴	نہان وعیاں	نہاں اور عیاں
۴۶۹	۱۱	اور کوئی جی نہیں جانتا	اور کوئی بھی نہیں جانتا
۴۶۹	۱۳	بیشک اللہ ہی جاننے والا خبر دار	بیشک اللہ ہی ہے جاننے والا خبر دار
۴۷۰	۱۵	سمٹتے پھیلتے ہیں	سمیٹتے پھیلتے ہیں
۴۷۰	۱۶	نہ تخصیص ذکورت وانوثت کا ذکر	نہ تخصیص ذکور وانوث کا ذکر
۴۷۰	۱۷	گھڑت	گڑہت
۴۷۰	۱۸	کسی طرح تدبیر سے اتنا معلوم نہیں کر سکتا	کسی طرح کسی تدبیر سے اتنا نہیں معلوم کر سکتا
۴۷۰	۱۹	فرمایا ہو تو نشان دو	فرمایا تو نشان دو
۴۷۰	۲۲	وہ بھی اسی بارگاہ	وہ بھی بارگاہ
۴۷۱	۳	اللہ جانتا ہے	جانتا ہے
۴۷۱	۷	سر بفلک کشیدہ	سر بفلک گشیدہ
۴۷۱	۸	ایک نہایت قلیل وذلیل	ایک نہایت قلیل رذیل
۴۷۱	۱۲	عاقل منصف	عاقل مصنف
۴۷۱	۱۷	کسی علم کی حضرت عزت عزّ وجل سے تخصیص	کسی علم کی حضرت عزّ وجل سے تخصیص
۴۷۱	۲۰	کسی آلہٗ جارحہ	کسی آلہ وجارحہ
۴۷۱	۲۲	علم کا وجوب کہ کبھی کسی طرح	علم کا وجوب کہ کسی طرح

۴۷۲	۱	علم کا اقصیٰ غایات کمالات	علم کا اقصیٰ غایت کمال
۴۷۲	۷	ان وجوہ ستہ کا جامع ہو	ان وجوہ ستہ کا ہو
۴۷۴	۱۰	یہ سب نامتناہی نامتناہی علوم	یہ سب نامتناہی نامتناہی علوم
۴۷۵	۲	ظاہر ایسی صورت میسر نہیں	ظاہر ایسی صورت نہیں
۴۷۵	۳	کہ جنین رحم میں	کہ جنہیں رحم میں
۴۷۵	۴	بعد علوق فمِ رحم	بعد میں علوق فمِ رحم
۴۷۵	۵	جنین محبوس	جنیں محبوس
۴۷۵	۵	بلکہ خود اس پر	بلکہ اس پر
۴۷۵	۷	بول مجتمع رہتا ہے	بول جمع رہتا ہے
۴۷۵	۸	ایسی حالتوں میں بدن	ایسی حالت میں بدن
۴۷۵	۱۷	شیریں ہوا یا تلخ	شیریں ہویا تلخ
۴۷۵	۲۱	بذریعہ قواسر پانچوں حجابوں	بذریعہ قواسر پانچواں حجابوں
۴۷۶	۷	فقیر غفر اللہ تعالےٰ لہٗ نے	فقیر غفر اللہ تعالےٰ لُ نے
۴۷۷	۲	دیکھو ابھی تمھیں آیت	دیکھو تمہیں ابھی آیت
۴۷۷	۲	ماں کے پیٹ سے نِرے جاہل	ماں کے پیٹ سے جاہل
۴۷۷	۸	ہاتھ جوارح دیئے	ہاتھ جواح دے ئے
۴۷۸	۹	ہر نقطۂ ارضی	ہر نفقطہ ارضی
۴۷۸	۹	دور و موجود و حال	دور و موجودہ و حال
۴۷۸	۲۳	اپنے گھر کے کہ آدمی	اپنے گھر کے آدمی
۴۷۹	۱	کتنی دیر بعد کون سی حَمل و نقرہ میں	کتنی دیر بعد حمل و نقرہ میں
۴۷۹	۱۹	عالم ارحام بننے کے مدعی نہ سہی	عالم ارحام بننے کے بعد مدعی نہ سہی
۴۸۰	۳	پیٹ آلے کے قابل	پیٹ آنے کے قابل
۴۸۱	۲۰	اور ہرگز نہ بتا سکو گے	اور اگر ہرگز نہ بتا سکو گے
۴۸۱	۱۵	محاصل معادِن و بحار	محاصل معاون و بحار
۴۸۲	۱	کس ملعون بناء پر	کس ملعون کے بنا پر
۴۸۳ ۱ختل	۱	کنواری پاکیزہ بتول	کواری پاکیزہ بتول
۴۸۳	۷	بیٹے کو سُولی	بیٹے کی سُولی

۴۸۳	۱۰	بیہودہ کلام گھڑیں	بیہودہ کلام گڑھیں
۴۸۵	۱	ان کی بے حد زناکاریوں	ان کے بے حد زناکاریوں

اس فہرست میں میری رائے صرف پہلی عبارت کے بارے میں ان سے مختلف ہے اور میرا خیال ہے کہ نسخہ مطبوعہ کراچی کی عبارت ہی درست ہے کیونکہ سیاق اور خود حضرت شرف صاحب کی توضیح جو مندرجہ بالا خط کے (1) میں انہوں نے کی ہے کا تقاضا یہی ہے۔

اختلافی الفاظ / عبارت کی درج ذیل فہرست میں حضرت شرف علیہ الرحمۃ نے نسخہ مطبوعہ کراچی کی عبارت کو ٹک کرتے ہوئے درست قرار دیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ فتاویٰ رضویہ کے قارئین جلد ۲۶ میں رسالے الصمصام کی عبارت کی بجائے نسخہ مطبوعہ کراچی کی عبارت کو درست سمجھیں۔

صفحہ	سطر	نسخہ بمطابق فتاوی رضویہ جلد۲۶	بمطابق نسخہ کراچی
۴۶۷	۹	... دست بستہ تسلیم، اس کے بعد...	دست بستہ تسلیم رسانی کے بعد
۴۶۷	۱۴	عفاء	عفا
۴۶۹	۱۶	پھر کیا تمھیں جوڑے جوڑے اور	پھر کیا تمہیں جوڑے اور
۴۶۹	۱۷	الا یعلم	الا یعلم
۴۶۹	۱۹	مگر یہ سب لکھا ہے	مگر سب لکھا ہے
۴۶۹	۲۲	اللہ ہی کی طرف پھرا جاتا ہے	اللہ ہی کی طرف پھیرا جاتا ہے
۴۷۰	۵	اذا نشاء	اذا نشأ
۴۷۰	۹	بے پایان	بے پایاں
۴۷۰	۱۰	پیٹ رہتے وقت	پیٹ میں رہتے وقت
۴۷۰	۲۱	فانی وزائل و بے حقیقت	فانی وزائل و بے اصل و بے حقیقت
۴۷۱	۱۱	جو کچھ گزرا اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے	جو کچھ آئے گا اور جو کچھ گزرا
۴۷۱	۲۳	علم کا اثبات	علم کا ثبات
۴۷۲	۱۵	بحقیقت حقیقہ	بحقیقت حقیقیہ
۴۷۲	۱۷	یالغیر ہو	یا بالغیر ہو
۴۷۲	۲۲	علوم عظیمہ عطا فرمائے	علوم عظیمہ ثابت فرمائے
۴۷۴	۴	اپنی اپنی نماز و تسبیح	اپنی نماز و تسبیح
۴۷۴	۲۰	ما نحن فیہ میں مولا سبحانہ و تعالی	ما نحن فیہ مولیٰ سبحانہ و تعالی

۴۷۵	۶	ایک عشائے رفیق ملاقی جسم مبین	ایک عشائے رقیق ملاقی جسم جنین
۴۷۵	۱۳	حجم میں اقرایش	حجم میں افزایش
۴۷۵	۱۶	پشم کبود میں زرادند	پشم کبود میں زراوند
۴۷۵	۱۶	صبح علی اریق حمول	صبح علی الریق حمول
۴۷۶	۵	اور طلوع مرئی کہ وہی	اور طلوع حقیقی سے طلوع مرئی کہ وہی
۴۷۶	۶	وقوع حجاب میں کچھ دیر تک	وقوع حجاب بھی کچھ دیر تک
۴۷۶	۷	مؤامرات ریجیہ	مؤامرات زیجیہ
۴۷۶	۹	حاجت	حاجب
۴۷۶	۱۲	مقدار عُسر قطر تک	مقدار عُشر قطر تک
۴۷۶	۱۴	اعضائے جنیں باچناں وچنیں	اعضائے جنیں یاچناں وچنیں
۴۷۷	۱۷	کس مرنے کا چکھا	کس مزے کا چکھا
۴۷۸	۵	بعد تصریح عملی	بعد تشریح عملی
۴۷۸	۲۲	کہ نامتناہی معدود و محدود	کہ نامتناہی ہیں معدود و محدود
۴۷۹	۹	سکنڈر تھرڈ پر بر آمد	سکنڈ تھرڈ پر بر آمد
۴۸۰	۱	کتنی چیونٹیاں کتنے چیونٹے	کتنی چیونٹیاں کے چیونٹے
۴۸۰	۲	وغیر ہالاکھوں میں داخل نہ تھے	وغیر ہالاکھوں جانور کہ انڈے دیتے ہیں پادری صاحب کی حکمت سب جگہ بیکار ہے کیا یہ یعلم مافی الارحام میں داخل نہ تھے
۴۸۰	۹	اخصائے اندرونی	اعضائے اندرونی
۴۸۰	۱۳	بولو میس میڈم	بولو مس میڈم
۴۸۰	۱۸	کئی درجے دقیقے	کے درجے دقیقے
۴۸۱	۱۷	مسلمانوں نہ فقط مسلمانوں ہر قوم کے عاقلوں	مسلمانونہ فقط مسلمانو ہر قوم کے عاقلو
۴۸۱	۲۳	بے عطائے سلطان ہو گیا	بے عطائے سلطانی ہو گیا
۴۸۲	۵	ہر متناہی کو دوسری متناہی سے	ہر متناہی کو دوسرے متناہی سے
۴۸۲	۶	ہزار صفر لگا بخلاف	ہزار صفر لگا کر بخلاف
۴۸۲	۱۲	نہیں خر وخوک سب کے منہ پر	نہیں جو خر وخوک سب کے منہ پر
۴۸۳	۲	گائیں، خدا کا بیٹا	گائیں خدا اور خدا کا بیٹا
۴۸۳	۳	خون کے پیاسے لوٹیوں کے بھوکے	خون کے پیاسے بوٹیوں کے بھوکے

۴۸۳	۵	موت کے بعد کفار کو	موت کے بعد کفارے کو
۴۸۳	۱۲	باب ۲۳ درس ۱۵ تا ۱۸	باب ۲۲ درس ۱۵ تا ۱۸
۴۸۳	۱۳	اسے چن رکھا	اسے چن رکھنا
۴۸۵	۲	پوریس رسول کا خط گلٹیوں کو	پولس رسول کا خط گلتیوں کو
۴۸۶	۱۸	محل کے رہنے والا پتھر پھینکنے کی ابتدا کرے	محل کے رہنے والو پتھر پھینکنے کی ابتدا نہ کرو

اب تیسرے نمبر پر وہ فہرست پیش کی جاتی ہے جس میں حضرت شرف علیہ الرحمۃ نے کبھی جلد ۲۶ اور کبھی نسخہ مطبوعہ کراچی کی عبارت میں کچھ ترمیم کی۔ اختلافی الفاظ / عبارات یہ ہیں:

صفحہ	سطر	نسخہ بمطابق فتاویٰ رضویہ جلد ۲۶	بمطابق نسخہ کراچی
۴۷۰	۲۰	بعض جہل طویل و عجز مدید بعض	بعد جہل طویل اور عجز مدید کے بعض
۴۷۲	۱۹	بحضرت عزت عزت عظمتہ	بحضرت عزت عظمتہ
۴۷۵	۱۲	جنین کا بیشتر جنبش	جنیں کی پیشتر جنبش
۴۷۶	۲۱	کروڑوں علم عام انسان بلکہ حیوانات	کروروں علم عام انسان بلکہ عام حیوانات
۴۷۸	۱۰	بعد بتاؤ یہ لا تعد ولا تحصیٰ	بُعد بتاؤ یہ لا تعد ادلا تحصی
۴۷۸	۱۹	دو کلموں کے سرخ میں	دو کلموں کے شرح میں
۴۷۹	۵	رحم شریف کئی بار	رحم شریف کئے بار
۴۷۹	۱۱	آپ کئی بار زور لگائیں گے	آپ کئے بار زور لگائیں گے
۴۸۰	۲	خفاش کے سب پرند اور نیز مچھلیاں	خفاش کے سوا سب پرند اور تیز مچھلیاں
۴۸۰	۴	در گزروں فقط قابل آلہ فقط انسان	در گزر کروں فقط قابل آلہ فقط بلکہ انسان
۴۸۰	۷	میم صاحبہ... کلام کروں اب لولا کھوں	میم صاحب... کام کروں اب تو لاکھوں
۴۸۰	۱۷	اور پیر اور دونوں لبِ بالا چاروں لب زیریں	اور پیڑو اور دونوں لب بالا چار ولب زیریں
۴۸۱	۱۱	وقرے کے محصول	وقریے کے محصول
۴۸۱	۱۲	گدیہ گر،...، بولا... ہیولے چوتڑوں کے بل	گداگر،...، لولا... ہیولی چوتڑوں کے بل
۴۸۲	۱۷	متحیر ہوتے ہیں، سبحان اللہ اللہ اللہ اللہ کہاں	متحیر ہوتے، سبحان اللہ۔ اللہ کہاں
۴۸۲	۱۹	ناپاک ناشتہ کھڑے ہو کر	ناپاک ناشتہ کھڑے ہو کر
۴۸۵	۱	خدا کی دو جوروٗں کا قصہ	خدا کی دو دو جوروں کا قصہ

حضرت علامہ شرف علیہ الرحمہ کے نزدیک مندرجہ بالا عبارات دراصل یوں ہونی چاہئیں۔

۱۔ بعد جہل طویل وعجز مدید بعض
۲۔ بحضرت عزّت عزّ شٔ عظمتہ
۳۔ جنین کی بیشتر جنبش
۴۔ کروڑوں علم عام انسان بلکہ تمام حیوانات
۵۔ بُعد بتاؤ یہ لاتعدّ ولا تحصیٰ
۶۔ دو کلموں کی شرح میں
۷۔ رحم شریف کے بار
۸۔ آپ کے بار زور لگائیں گے
۹۔ خفاش کے سوا سب پرند اور نیز مچھلیاں
۱۰۔ در گزروں فقط قابل آلہ بلکہ فقط انسان
۱۱۔ میم صاحبہ کے پیٹ میں آلہ لگا ہوا ہے کلام کروں اب تو لاکھوں علوم
۱۲۔ اور پیڑو اور دونوں لبِ بالا چاروں لب زیریں
۱۳۔ وقُرای کے محصول
۱۴۔ گدا گر، بے معاش، لُنجھا، لولا، اندھا، بیولی چوتڑوں کے بل
۱۵۔ متحیر ہوتے ہیں، سبحان اللہ، اللہ اللہ کہاں
۱۶۔ ناپاک، ناشستہ، کھڑے ہو کر
۱۷۔ خدا کی دو جوروؤں کا قصہ

حضرت شرف علیہ الرحمہ کو ارسال کردہ اس فہرست کے صفحہ ۳ کے حاشیہ میں میں نے لکھا تھا: ”ص ۷۶۴ سطر ۱۰ میں ایک لفظ مشہور ہے۔ نسخہ کراچی نے بھی مشہور لکھا ہے لیکن میرا خیال ہے اسے مشھود ہونا چاہیے۔ اس پر بھی اپنی رائے سے نوازیں۔“ اس پر انہوں نے ایک جملہ لکھا: ”لیکن آپ کا خیال صحیح ہے۔“

المختصر، حضرت شرفِ ملت کی تجاویز، تصحیح اور رہنمائی کے مطابق میں نے الصمصام کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا اور اس وقت کی معلومات کے مطابق یہ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی سے ۲۰۰۶ء، تحریک فکر رضا بمبئی، انڈیا سے ۲۰۰۷ء اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، گلشن رضا جانباز چوک خان پورہ بارہ مولا، کشمیر سے ۲۰۰۷ء میں (Embryology: Refutation of a Christian Priest Physician's Claim) کے عنوان سے شائع ہوا۔ الحمد للہ علی ذلک حمداً کثیرا۔

اس کے علاوہ اس عاجزانہ کوشش کا ایک یہ نتیجہ بھی سامنے آیا کہ رضا فاؤنڈیشن نے میری تیار کردہ اختلافی عبارات کی فہرست کو سامنے رکھتے ہوئے جلد ۲۶ میں شامل اس رسالے کی بعض عبارات کی تصحیح اس طبع میں کر دی جسے اچھے کاغذ پر بیروت والوں کی طرز پر شائع کیا اور جس کے پیچھے ایک ہی بڑے خط سے فتاویٰ رضویہ لکھا گیا ہے۔ یہ ایک مثبت اقدام ہے جس پر وہ لائق تعریف وستائش ہیں۔

اس کے بعد میں نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے ایک اور رسالے 'برکات الامداد لاہل الاستمداد' پر کام کرنا شروع کیا۔ اس کے متن کا تقابلی مطالعہ کیا تو اس کے متن میں اختلافات کی بھی سات صفحات پر مشتمل ایک فہرست تیار ہو گئی۔ اس سلسلے میں مدد اور رہنمائی حاصل کرنے کے لیے درج ذیل خط مع فہرست حضرت شرفِ ملت کی خدمت میں بھیجا۔

عزت مآب مکرمی و محترمی حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف القادری زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کریم کے فضل وکرم سے امید ہے کہ حضور خیریت سے ہوں گے۔ جناب نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی کتاب "الصمصام" کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کے سلسلے میں جس اخلاقِ کریمانہ کا مظاہرہ فرماتے ہوئے مدد فرمائی اس کے لئے آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے بعد کئی بار فون پر گفتگو کے دوران جس انداز سے آپ نے حوصلہ افزائی فرمائی اس کی بناء پر ایک بار پھر حضور کی خدمت میں اعلیٰ حضرت کے ایک اور رسالے "برکات الامداد لاہل الاستمداد" کے سلسلے میں رہنمائی کا طالب ہوں۔ اس کتاب کا انگریزی میں ترجمہ اگرچہ ممبئی سے "Beacons of Hope" کے نام سے شائع ہو چکا ہے اور اس کا ایک نسخہ زبیر قادری صاحب نے مجھ دیا تھا۔ مگر ایک طرف تو وہ ترجمہ اتنا ناقص اور غیر معیاری ہے کہ اس کی اغلاط کی نشاندہی اور وضاحت میں جتنا وقت لگے گا اس سے شاید کم وقت میں دوبارہ بہتر ترجمہ کیا جا سکتا ہے۔ دوسری طرف اس میں کتابت کی اغلاط کثیرہ ہیں۔ مزید یہ کہ عام قاری کی مدد کے لئے اس میں اپنی طرف سے نہ تو کوئی ذیلی عنوانات وضع کیے گئے اور نہ ہی کوئی فہرست عناوین اس میں ہے۔ وغیر ذلک من النقائص والعیوب۔

اس سلسلے میں بندہ نے سب سے پہلے جو قدم اٹھایا وہ تصحیح متن کا ہے۔ اس کے لئے فتاوی رضویہ جدید کی جلد ۲۱ میں (از صفحہ ۳۰۱ تا ۳۴۷) شامل 'برکات الامداد' کی عبارات کا موازنہ مجلس رضا کی طرف سے شائع کردہ نسخہ سے کیا تو سات صفحات کی لسٹ تیار ہو گئی جو اس خط کے ساتھ منسلک ہے۔ حسب سابق کرم فرماتے ہوئے درست عبارت کی نشاندہی فرما دیجئے تاکہ ترجمہ میں وہ غلطی جاری نہ رہ سکے۔

اس رسالے میں ایک عبارت ("عورتوں کی خانہ نشینی میں انہیں نگار رکھنے سے استعانت کرو" ص ۳۰۶، سطر ۳) ہے۔ اس کی توضیح بھی مطلوب ہے۔ تاکہ اسے حاشیے میں ذکر کر سکوں۔

اس کے علاوہ درج ذیل میں مذکور ناموں کا صحیح تلفظ میرے علم میں نہیں۔ براہِ کرم ان پر اعراب لگا دیجئے تاکہ انگریزی میں ان کا متبادل درست طور پر لکھ سکوں یا کسی ایسی کتاب کی طرف رہنمائی فرما دیں جس میں ان کے صحیح تلفظ مجھے مل جائیں۔ ضرورت اور سیاق کی وضاحت کیلئے یہ اسماء اس طرح نقل کئے ہیں مگر اعراب کی ضرورت ان اسماء کے لئے ہے جنہیں عربی رسم الخط میں ظاہر کیا گیا ہے:

سہسواں، ابو نعیم، الحلیہ، الخلعی، ذکوان، عصیہ، بنو لحیان، العقیلی، عبد بن حمید، خصیفہ، احمد بن منیع، القسملی، ابن حبان، ابن السنی، البزار، ابن عمرو الزنی، عبد الکافی سبکی۔

مزید بر آں اسی جلد کے صفحہ ۳۱۹ پر بہت سی کتب کے نام درج ہیں۔ یہ نہ تو میرے مطالعے سے گزریں نہ میں نے کسی سے ان کے نام سنے کہ درست تلفظ کا علم ہو جاتا۔ اس صفحہ کی فوٹو کاپی ارسال خدمت ہے۔ اگر ان پر بھی درست تلفظ کی خاطر اعراب لگا دیں تو کرم ہو گا۔

دعاؤں کا طالب

خورشید احمد سعیدی، اسلام آباد

۹/ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ مطابق ۱۰/ مارچ ۲۰۰۶ء

اس پیکٹ میں الصمصام کے انگریزی ترجمہ کے دو نسخے بھی ارسال کیے تھے۔ اس بار حضرت شرفِ ملت نے خصوصی محبت وعنایت کا اظہار فرمایا اور اتنی توجہ مبذول فرمائی کہ میرے خط کا جواب چند دنوں میں تیار کرکے روانہ کیا۔ علالت اور معمول کی متنوع الاقسام مصروفیات میں سے وقت نکال کر میرے خط کو اہمیت دینا ان کی خصوصی کرم نوازی کا ثبوت ہے۔ اس بار انہوں نے مکتبہ رضویہ داتا دربار مارکیٹ لاہور کے پیڈ پر مجھے درج ذیل خط لکھا:

محترم ومکرم مولانا خورشید احمد سعیدی صاحب

زیدت سعادتہ

برکات الامداد کے بارے میں آپ کا تقابلی مطالعہ موصول ہوا۔ جو کچھ مجھے سمجھ میں آیا ہے لکھ دیا ہے، آپ ملاحظہ کرلیں۔ وہابیہ کے بارے میں لب ولہجہ کی سختی اس دور کی یادگار ہے جب اہل سنت وجماعت کی دھاک چار سو بیٹھی ہوئی تھی، اس وقت کے حالات سے آپ باخبر ہیں، ضروری نہیں کہ وہی لب ولہجہ برقرار رکھا جائے، غالباً یہ سوچ کر رضا فاؤنڈیشن کے منتظمین نے زبان نرم کردی ہے۔

"الصمصام" کے انگریزی ترجمے کے دو نسخے موصول ہوئے ہیں، اس کی اشاعت پر ہدیۂ تبریک اور اس کے ارسال کرنے پر ہدیۂ تشکر قبول فرمائیں۔

نوٹ: عورتوں کے ننگا رکھنے سے مراد لباس کی فراوانی کا نہ ہونا ہے جیسے کہ ص ۳۰۷، حدیث ۶ سے ظاہر ہے۔

والسلام

محمد عبدالحکیم شرف قادری

06-3-28

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے رسالہ برکات الإمداد لأهل الإستمداد (۱۳۱۱ھ) میں کتابت کی اَغلاط اور اختلافات کی جو فہرست میں نے حضرت شرفِ ملت کو ارسال کی تھی، اس میں درج ذیل گزارش کی تھی:

درج ذیل میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے رسالہ "برکات الامداد لاہل الاستمداد" کے دو مختلف نسخوں کے باہمی موازنے کے نتیجے میں سامنے آنے والے مختلف الانواع فروق، اخطاء اور اغلاط کی فہرست دی جارہی ہے۔ اس کی تصحیح کے لئے حضور کی عالمانہ رائے مطلوب ہے تاکہ انگریزی میں ترجمہ کے لیے اصح متن سامنے ہو۔ فہرست میں دائیں جانب دی گئی عبارات اور کلمات اس نسخے کے ہیں جو فتاویٰ رضویہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور کی جلد نمبر ۲۱ (از صفحہ ۳۰۱ تا ۳۳۷) میں شامل ہے۔ جبکہ بائیں طرف دیئے کلمات اور عبارات اس نسخے کے ہیں جسے مرکزی مجلس رضا رجسٹرڈ لاہور نے ربیع الثانی ۱۴۰۸ھ / دسمبر ۱۹۸۷ء میں (مشتمل بر ۲۷ صفحات) شائع کیا تھا۔

سات صفحات کی اس فہرست میں اختلافات کو تین حصوں میں تقسیم کرکے درج کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں اختلافاتِ کلمات وعبارات ہے؛ دوسرے حصے میں وہ کلمات وعبارات ہیں جو رضا فاؤنڈیشن والے نسخے میں ہیں لیکن مجلس رضا والے نسخے میں نہیں ہیں؛ جبکہ تیسرے حصے میں وہ کلمات وعبارات ہیں جو مجلس رضا والے نسخے میں ہیں مگر رضا فاؤنڈیشن والے طبع میں نہیں ہیں۔ تاہم بعض جگہوں پر اس اصولِ تقسیم کی پابندی نہیں کی جاسکی۔ ہر کلمے / عبارت کے سامنے دیے گئے ارقام میں سے پہلا صفحہ نمبر جبکہ دوسرا سطر نمبر کو ظاہر کرتا ہے۔ ہر جگہ آپ کی رہنمائی مطلوب ہے۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء

اختلافاتِ کلمات وعبارات

ان عنوان کے تحت جو فہرست حضرت شرف ملت کو بھیجی گئی تھی اس میں انہوں نے بعض جگہ رضا فاؤنڈیشن کے طبع ٹِک لگا کر درست قرار دیا اور بعض جگہ مجلس رضا کے طبع والی عبارت کو۔ اس لیے اس جگہ ان کو دو الگ الگ فہرستوں میں پیش کیا جاتا ہے۔

یہ وہ فہرست ہے جس میں رضا فاؤنڈیشن کے طبع کی عبارت درست قرار دی گئی۔

ص وس	نسخہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن	نسخہ مطبوعہ مجلس رضا	ص وس
۳۰۳/۱۵	یونہی علم حقیقی	یوہیں علم حقیقی	۴/۲
۲۱/۳۰۳	بمعنی وسیلہ	یعنی وسیلہ	۴/۲
۳۰۸/۴	راوی ہیں	راوی ہے	۷/۷
۳۰۹/۶	فامدھم النبی	فامرھم النبی	۷/۱۹
۳۰۹/۱۳	فاتیتہ بوضوئہ	فاتیتہ یوضوئہ	۸/۲
۳۱۰/۳	سل بخواہ وتخصیص	سل بجمرہ تخصیص	۸/۱۲
۳۱۰/۶	خود بدبد	خود دبد	۸/۱۴
۳۱۲/۲	والحوائج	والحرائج	۹/۲۱
۳۱۲/۱۳	قضاء الحوائج	قضاء الحرائج	۱۰/۵
۳۱۵/۱	بن جراد	بن خراد	۱۱/۳
۳۱۶/۶	اطلبوا الحوائج	اطلبوا الحرائج	۱۱/۲۱
۳۱۶/۱۶	وبالثانی العُقَیلی	وبالثانی العقیل	۱۲/۴
۳۱۹/۱۴	وفائی شرنبلالی	وفائی شرنبلائی	۱۴/۹
۳۱۹/۲۰	صدور مارقین ہوا کیں	صدور مارفین ہوا کین	۱۴/۱۵
۳۱۹/۲۴	حیاۃ الموات	حیاۃ الموت	۱۴/۱۸
۳۱۹/۲۵	صلاۃ الاسرار	صلاۃ الاسوار	۱۴/۱۹

۳۲۰/۲	وغیرہا	وغیرہا	۱۴/۲۲
۳۲۱/۱۱	فرد الوفا	فرد العرفا	۱۵/۲۲
۳۲۱/۲۲	قضیت لہ	قضیت حاجتہ	۱۶/۸
۳۲۴/۵	از امیر روزی	از امیر دوزی	۱۷/۱۸
۳۲۴/۱۰	غیر باشد واُورا	غیر باشد دادرا	۱۷/۲۰
۲۱/۳۲۴۔۲۲	رجوع کرنا سب شرک ہُوا جاتا ہے	رجوع کرنی سب شرک ہوئی جاتی ہے	۱۸/۳۔۴
۳۲۵/۴	بیماری کو کسی سبب	بیماری کہ کسی سبب	۱۸/۹
۳۲۵/۱۳	استعانت بالغیر کی ہے	استعانت بالغیر کی ہے	۱۸/۱۷
۳۲۵/۲۱	یہ خدا کے ملک سے	یہ خدا کی ملک سے	۱۹/۴
۳۲۶/۸	اپنے میں بو ندنہ پائی	اپنے اندر بُو نہ پائی	۱۹/۱۵
۲۰/۳۲۶۔۲۱	تو کسی کے لئے بھی شرک نہیں ہو سکتا	تو وُہ کسی کے لئے شرک نہیں ہو سکتا	۲۰/۲
۳۲۷/۲	زندہ آدمی سے شرک نہیں	زندہ آدمی سے شریک نہیں	۲۰/۵
۳۲۷/۶	حاجتِ فقر میں امیر یا بادشاہ کے پاس	حاجتِ فقر میں اسیر یا بادشاہ کے پاس	۲۰/۹
۳۲۸/۱	ایک نیا شگوفہ چھوڑتے ہیں	ایک نیا شگوفہ تراشتے ہیں	۲۱/۴
۳۲۸/۲	اپنی بات بنانے اور	اپنی بات بتانے اور	۲۱/۵
۳۲۸/۱۷	دلی آگ اپنا رنگ لائی	دبی آگ اپنا رنگ لائی	۲۱/۲۰
۳۲۹/۶	جو نواب صاحب کو پسند نہ آئی	نواب صاحب کو اپنی نوابی کے نشے میں ناگوار گزری	۲۲/۹
۳۲۹/۸	حدیث صحیح کو بزورِ زبان وزورِ بہتان رَد کرنے کے لئے عقل وشرع کی قید سے	صحیح حدیث کو بزورِ زبان وزورِ وبہتان رَد کرنے کے لئے عقل وشرح کی قید سے	۲۲/۱۱
۳۳۰/۱۵	افلا شققت	افلا شفقت	۲۳/۱۲
۳۳۳/۱۴	وسلطان المشائخ حضرت نظام الدین	ومشائخ المشائخ نظام الدین	۲۵/۱۷
۳۳۳/۲۰	نوشتہ اند	نوشتہ ند	۲۵/۱۹

۳۳۶/۱	اس امام کی تلون مزاجیوں نے طائفہ کی مٹّی اور بھی خراب کی ہے،	اس امام بے لگام کی تلون مزاجیوں نے طائفے کی مٹی اور خراب کی ہے	۲۶/۱۷
۳۳۶/۳	جب تلوّن کی لہر آئے	جب تلوں کی لہر آئے	۲۶/۱۹

یہ وہ فہرست ہے جس میں مجلس رضا کے طبع کی عبارت درست قرار دی گئی۔

ص و س	نسخہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن	نسخہ مطبوعہ مجلس رضا	ص و س
۳۰۲/۷	وجهي للذى سے	وجهي للذى ہے	۲/۱۴
۳۰۲/۱۴	اعظم غوث اکرم و معین	اعظم غوث واکرم معین	۳/۳
۳۰۲/۱۷	قدس سرہ السامی	قدس سرہما السامی	۳/۵
۳۰۲/۲۰	زمین وآسمان	آسمان وزمین	۳/۸
۳۰۳/۴	وہابیہ کی عقل	وہابیہ کو عقل	۳/۱۵
۳۰۳/۱۳	خالص بجناب الٰہی	خاص بجناب الٰہی	۳/۲۳
۳۰۴/۱۹	بنائیے، اس وسیلہ	بتائیے اسی وسیلہ	۵/۵
۳۰۴/۲۰	دربارِ الٰہی میں	بارگاہِ الٰہی میں	۵/۶
۳۱۹/۵	اب کی بار مار لو	اب کی مارو	۱۳/۲۲
۳۱۹/۶	کتاب الافکار	کتاب الاذکار	۱۳/۲۳
۳۱۹/۸	وغیر با تصانیف	وغیرہا تصانیف	۱۴/۲
۳۱۹/۹	امام ابن الحجاج محمد	امام ابن الحاج محمد	۱۴/۴
۳۲۱/۱۳	علی قادری حنفی	علی قاری حنفی	۱۵/۲۳
۳۲۲/۲	بعد السلام ویذ کرنی	بعد السلام من التشهد احدی عشرة مرة ویذکرہ	۱۶/۱۰
۳۲۲/۱	درود وسلام بھیجے اور مجھے یاد کرے	گیارہ بار درود وسلام بھیجے اور حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو یاد کرے	۱۶/۱۵۔۱۶
۳۲۲/۸	الذی جعل وارث	الذی جعلك وارث	۱۶/۲۰
۳۲۳/۷	رضا شیخ پر ہو	رضا حضرت شیخ پر رضی اللہ عنہ۔	۱۷/۵
۳۲۳/۱۱	رسالہ نفیسہ بر فوائد	رسالہ نفیسہ مشتمل بفوائد	۱۷/۹

۳۲۳/۱۷	نقل قول میں مخالف نے	نقل قول میں وہابی نے	۱۷/۱۴
۳۲۳/۱۹	لکھتے ہیں: شیخ سفیان ثوری	لکھتے ہیں کہ شیخ ثوری	۱۷/۱۵
۳۲۴/۲۰	مخالف صاحب نے دیکھا کہ حکایت اگر صحیح طور پر نقل کریں تو ساری قلعی	وہابی صاحب نے دیکھا کہ حکایت صحیح طور پر نقل کریں تو ساری وہابیت کی قلعی	۱۸/۲
۳۲۵/۷	مشرک ٹھیرایا	مشرک ٹھہرا	۱۸/۱۳
۳۲۵/۱۴	مسلمانو! مخالفین کے	مسلمانو! وہابیہ کے	۱۸/۱۹
۳۲۵/۱۵	ڈپٹی وغیرہ سے فریاد	ڈپٹی یا سارجنٹ سے فریاد	۱۸/۲۰
۳۲۵/۱۷	اس کے منافی نہ جانیں	اس کے خلاف نہ جانیں	۱۸/۲۳
۳۲۵/۱۹۔۲۰	کیا مخالفین کے نزدیک "خاص تجھی" میں بید، حکیم، تھانیدار، جمعدار، ڈپٹی، منصف، جج وغیرہ سب آگئے	کیا وہابیہ کے نزدیک "خاص تجھی" میں وید، حکیم، تھانہ دار، جمعدار، ڈپٹی، سارجنٹ، منصف، جج سب آگئے	۱۹/۲
۳۲۵/۲۳	غرض مخالفین خود بھی	وہابیہ خود بھی	۱۹/۵
۳۲۶/۷	برکات کا حصر سمجھیں	برکات کا حصہ سمجھیں	۱۹/۱۴
۳۲۶/۱۷	مخالفین بیچارے	وہابی صاحب بیچارے	۱۹/۲۱
۳۲۷/۳	اینٹ پتھر سے بھی شریک نہیں ہو سکتی	اینٹ پتھر سے بھی شرک نہیں ہو سکتی	۲۰/۶
۳۲۷/۸	تمام مخالفین روزانہ	تمام وہابی صاحب روزانہ	۲۰/۱۰
۳۲۷/۱۶	پانی وہیں مڑتا ہے	پانی وہیں مرتا ہے	۲۰/۱۷
۳۲۷/۲۴	مخالفین جب سب طرح عاجز آجاتے ہیں	بعضے کچے وہابی پکے ہوشیار جب سب طرح عاجز آتے ہیں	۲۱/۳
۳۲۸/۵۔۶	ان کے امام خود تقویۃ الایمان میں لکھ گئے ہیں	اُن کا امام نا فرجام تقویۃ الایمان (نہیں نہیں اپنی تفویت الایمان) میں صاف لکھ گیا	۲۱/۹۔۱۰
۳۳۲/۱۸	مخالف کو کریما کا مصرعہ یاد رہا	وہابی صاحب کو کریما کا مصرع تو یاد رہا	۲۵/۸
۳۳۴/۳	معلوم باشد بابچ کس	معلوم شد بابچ کس	۲۵/۲۰

نسخہ مطبوعہ رضافاؤنڈیشن میں موجود مگر نسخہ مطبوعہ مجلس رضا میں مفقود

ص و س	نسخہ مطبوعہ رضافاؤنڈیشن میں موجود	نسخہ مطبوعہ مجلس رضا میں مفقود	ص و س
۳۰۵/۳	بیشک اللہ کو توبہ	بیشک اللہ توبہ	۵/۱۰
۳۰۵/۲۰	اگر ممکن ہو تو	اگر ممکن تو	۶/۲
۳۱۵/۱۴	حسان بن ثابت	حسان ثابت	۱۱/۱۱
۳۲۰/۱۷	کہ حاجت نیست کہ آں راذکر کنیم وشاید کہ منکر و متعصب سود نہ کند اور اکلمات ایشاں	پوری عبارت غائب	۱۵/۱۰
۳۲۲/۱۹	شنیدہ ام از حضرت	شنیدہ ام حضرت	۱۶/۲۳
۳۲۳/۹	ثبوت کو کافی	ثبوت کافی	۱۷/۷
۳۲۴/۲	گفت چوں ایاک	گفت ایاک	۱۷/۱۷
۳۲۴/۲۲	جس میں خود بھی مبتلا ہیں	جس میں مبتلا ہیں	۱۸/۴
۳۲۶/۶	اندھوں کو سُوجھیں اور نہ ہی اپنے	اندھوں کو سُوجھیں نہ اپنے	۱۹/۱۳
۳۳۰/۱۲	رواہ مالک والبخاری	رواہ البخاری	۲۳/۱۱
۶/۳۳۲	اولیاء علیہم افضل الصلاۃ والثناء	اولیاء علیہم الصلاۃ والثناء	۲۴/۲۱
۳۳۴/۸	می شود وازاں	میشود ازاں	۲۵/۲۲

اس فہرست میں صرف تین جگہ حضرت شرفِ ملت نے نسخہ مطبوعہ مجلس رضا کی عبارت کو درست قرار دیا باقی تمام جگہ نسخہ مطبوعہ رضافاؤنڈیشن کی عبارت کو ٹِک کر کے درست قرار دیا۔ وہ تین عبارتیں یہ ہیں:

ص و س	نسخہ مطبوعہ رضافاؤنڈیشن میں موجود	نسخہ مطبوعہ مجلس رضا میں مفقود	ص و س
۳۰۳/۹	واسطہ وصول وفیض	واسطہ وصول فیض	۳/۲۰
۳۰۳/۱۲	ہر گز اس سے حصر	ہر گز اس حصر	۳/۲۲
۳۳۰/۱۹	الاسلام یعلوا ولا یعلیٰ	الاسلام یعلو ولا یعلیٰ	۲۳/۱۹

نسخہ مطبوعہ رضافاؤنڈیشن میں مفقود مگر نسخہ مطبوعہ مجلس رضا میں موجود

ص و س	نسخہ مطبوعہ رضافاؤنڈیشن میں مفقود	نسخہ مطبوعہ مجلس رضا میں موجود	ص و س
۳۰۲/۵	غیر حق سے مانگوں	غیر حق سے مدد مانگوں	۲/۱۳
۳۰۲/۱۷	آیات کریمہ تو مسلمان کی ہیں	آیات کریمہ تو مسلمان کا ایمان ہیں	۳/۴
۳۰۳/۶	بلکہ وجود ہستی	بلکہ وجود و ہستی	۳/۱۷
۳۰۵/۹	صرف انبیاء علیہم الصلوۃ	صرف انبیاء واولیاء علیہم الصلوۃ	۵/۱۵
۳۰۶/۸	استعینوا بالغدوۃ	استعینوا بالغدوۃ	۶/۹
۳۰۸/۷	عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۰/۷
۳۱۲/۳	پوری عبارت غائب	وفی لفظ اطلبوا الحاجات عند حسان الوجوہ حاجتیں خوش حالوں کے پاس طلب کرو	۹/۲۲
۳۲۱/۷	حسنی حسینی صلی اللہ	حسنی حسینی جیلانی صلی اللہ	۱۵/۲۰
۳۲۴/۱۲	واُورا مظاہر عون	واوراۓ یکے از مظاہر عون	۱۷/۲۱
۳۲۵/۱۳	پوری عبارت غائب	ولکن الوھابیہ قوم لایعقلون	۱۸/۱۸
۳۲۶/۵	اولیاء علیہم الصلاۃ والثناء	اولیاء علیہم افضل الصلاۃ والثناء	۱۹/۱۲
۳۲۷/۴	جس معنی پر خدا سے شرک ہے	جس معنی پر غیر خدا سے شرک ہے	۲۰/۷
۳۲۷/۱۳	مگر حکیم، امیر، جج	مگر حکیم، امیر، سارجنٹ، جج	۲۰/۱۶
۳۲۸/۸	ہر طرح شرک ہوتا ہے	ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے	۲۱/۱۱
۳۲۸/۱۳	فرمائیے، اللہ کے حکم سے	فرمائیے، یارسول اللہ اللہ کے حکم سے	۲۱/۱۶
۳۲۸/۲۰۔ ۲۱	ان صاحبوں میں نواب دہلوی ... حدیث عظیم جلیل ثابت	ان صاحبوں میں بہت گھٹ کے نمبر کے وہابی نواب دہلوی ... حدیث عظیم جلیل صحیح ثابت	۲۱۔۲۲/۲۳۔۱

۳۲۹/۹	نکل بے دھڑک بے پر کی اُڑادی	نکل راوی ثقہ کا نسب بدل تقریب کی عبارت بکمال شرارت ایک سطر دکھا برابر کی چھُپا کسی کا حال کسی پر اوتار حیا کا پانی سر سے گزار بیدھڑک بے پر کی اُڑادی	۱۲/۲۲۔۱۳
۳۲۹/۱۳	صحیح حدیث میں ان لوگوں کا یہ حال ہے۔ قُل	صحیح حدیث میں اُسے سُن کر تو اُن کے لئے ملکے صاحبوں کا یہ حال ہوتا ہے۔ نمبری بہادر اونچی چوٹی کے وہابی جب کسی مسلمان کی زبان سے حضرات محبوبانِ خدا کا نام پاک سُنتے ہوں گے ان کے کلیجے پر کیا کچھ نہ گزر جاتی ہو گی۔ قُل	۱۸/۲۲۔۲۰
۳۳۱/۵	نہ کہ بلاوجہ منہ زوری	نہ کہ بلاوجہ محض مونہہ زوری	۲۳/۱۸
۳۳۱/۶	اطلاع حال کا دعوی	اطلاع حال قلب کا دعوے	۲۳/۲۰
۳۳۱/۲۰	یہ تو اس معنی پر	یہ تو کوئی مسلمان ارادہ نہیں کرتا تو اس معنی پر	۲۴/۱۰
۳۳۲/۱۴	مستغاث والغوث	مستغاث بہ والغوث	۲۴/۲۰
۳۳۲/۱۲	نبی صلی اللہ تعالیٰ	نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۲۵/۱
۳۳۲/۱۷	پوری عبارت غائب	ایمان سے کہنا یہ وہی علماء ہیں جن پر تم انکارِ استعانت کا بہتان اُٹھاتے ہو مگر ہے یہ کہ حیا وہابیہ کے پاس ہو کر نہ نکلی صدق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ع بے حیا باش وہرچہ خواہی کُن!	۲۵/۴۔۷
۳۳۴/۱۹	دلالت دارد۔	دلالت دارد اھ ملخصا	۲۶/۵

۲۰/۳۳۴	اسمٰعیل دہلوی صراط المستقیم میں	اسمٰعیل دہلوی کے بھاری پتھر کا کیا علاج وُہ صراط مستقیم میں	۲۶/۵
۱۸/۳۳۵	توان سب کو ذرا	توان سب بھی کو ذرا	۲۶/۱۵

اس تیسری فہرست میں صرف دو جگہ حضرت شرفِ ملت نے رضافاؤنڈیشن کے طبع کی عبارت کو درست قرار دیا جو یہ ہیں۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ رضافاؤنڈیشن کے مطبوعہ نسخہ میں اصلاح کی ضرورت ہے۔

ص و س	نسخہ مطبوعہ رضافاؤنڈیشن میں مفقود	نسخہ مطبوعہ مجلس رضا میں موجود	ص و س
۱۳/۳۲۲	والحمدللہ	والحمدہ للہ	۱۶/۲۱
۱۹/۳۳۵	ورنہ شریعت کیا ان کی خانگی	ورنہ شریعت وہابیہ کیا آپ کی خانگی	۱۵/۲۶۔۱۶
۱۱/۳۲۱	عالم ربانی لوائے حکمت	عالم ربانی عامل لوائے حکمت	۱۵/۲۴

البتہ اس تیسری عبارت میں نسخہ مطبوعہ مجلس رضا کو انہوں نے ٹِک کیا مگر اس میں ایک تصحیح یوں کی: ’عالم ربانی حامل لوائے حکمت‘۔

یہاں ایک بات کا ذکر کرنا مناسب رہے گا کہ مندرجہ بالا فہارس میں یہاں وہ تمام مواد بوجوہ شامل نہیں کیا گیا ہے۔ موضوع زیر گفتگو کی نوعیت کے پیش نظر کچھ اختلافی الفاظ اور عبارات کو فہارس سے خارج کر دیا گیا ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ برکات الامداد کے ترجمے کو بوجوہ ابھی تک مکمل نہیں کر سکا۔ لیکن یہ حضرت شرفِ ملت کی توجہ خاص، مسلسل رہنمائی اور نظر کرم کا نتیجہ ہے کہ الصمصام کے ترجمے کے بعد اعلیٰ حضرت کے دو اور رسالوں "التحبیر بباب التدبیر" کا ترجمہ "Management Sciences in Islam" کے نام سے اور "ثلج الصدر لایمان القدر" کا ترجمہ "Divine Decree and Predestination" کے عنوان سے مکمل کیا اور یہ دونوں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی سے ۲۰۰۸ء میں شائع ہوگئے۔

یہ اعزاز بھی حضرت شرفِ ملت علیہ الرحمۃ کو جاتا ہے کہ انہوں جس محبت و شفقت سے میرے ساتھ برتاؤ کیا رضویات کے حوالے سے اس کا نتیجہ یوں بھی سامنے آیا کہ میں نے ملکی سطح پر اس کی اصلاح کے لیے سوچنا شروع کیا اور تنظیم المدارس کا وہ بورڈ جو دورۂ حدیث کے طلبہ کے لیے موضوعات تجویز کرتا ہے اور اس کے لیے ابتدائی رہنما اصول مرتب کرتا ہے اس میں یہ بات منظور ہوئی کہ ان مقالات میں میرے اختیار کردہ طریقے کے مطابق فتاویٰ رضویہ پر کام کو مزید آگے بڑھایا جائے۔لہٰذا اس قسم کے موضوعات گزشتہ چند سالوں سے شامل کیے جانے لگے ہیں۔اور تنظیم المدارس

کے وہ فضلاء جنہوں نے ان موضوعات کو اختیار کیا اور اس پر مقالہ تیار کیا انہیں اس نہج کا علم ہو گیا ہے کہ کام کو کیسے آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔

ان رسائل کے علاوہ بھی میں نے کچھ رسائل پر کام اپنی طرف سے مکمل کیا تھا لیکن حضرت شرفِ ملت علیہ الرحمۃ کی علالت ایسے مقام تک پہنچ گئی کہ آپ فتاویٰ رضویہ پر کام کے لیے مزید ساتھ نہ دے سکے۔ اللہ کریم نے انہیں اپنے جوارِ کرم میں بلا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی رحلت کے بعد میں اس کام کو جاری رکھنا چاہتا تھا لیکن ان جیسی شفیق، معاون اور عرق ریزی سے کام کرنے والی شخصیت ابھی تک نصیب نہیں ہوئی ہے۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری کے درجات بلند فرمائے، ان کے منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے، ان کی آل واولاد کو سلف صالحین کے طریقے پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین!

جماعتِ اسلامی کے بانی کی تمام کتب پر بنگلا دیش میں پابندی

بنگلا دیش سے اطلاع ملی ہے کہ حکومتِ بنگلا دیش نے جماعتِ اسلامی کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی کی تمام کتب پر پابندی عائد کرتے ہوئے تمام لائبریریوں کو حکم دیا ہے کہ وہ یہ کتابیں فوری طور پر ہٹادیں کیوں کہ ابوالاعلیٰ مودودی کی کتابیں اسلامی نظریات سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ اس اہم فیصلے پیچھے جسٹس شمیم افضل (ڈائریکٹر جنرل، اسلامک فاؤنڈیشن، گورنمنٹ آف بنگلا دیش) کا کردار بے حد اہم ہے جنہوں نے اس بارے میں تمام حقائق سے حکومتِ وقت کو آگاہ کیا اور اس پابندی کے لیے راضی کیا کیوں کہ ان کتب کے مضامین اسلامی افکار و عقائد سے متصادم ہیں اور صحابہ کرا، تابعین، ائمہ کرامان، ائمہ مجتہدین اور صلحائے امت کے قرآن و حدیث سے ثابت شدہ طریقوں کی مخالفت پر مبنی ہیں۔ اس ضمن میں پروفیسر عبدالودود (چیئرمین، شعبہ علوم اسلامیہ، جگن ناتھ یونیورسٹی، ڈھاکا، بنگلا دیش) اور ڈاکٹر ارشاد احمد بخاری (ڈائریکٹر، اسلامک سینٹر، دیناجپور، بنگلا دیش) اور دیگر علما کا کردار بھی لائقِ تحسین ہے۔

﴿یہ خبر روزنامہ "جنگ"، روزنامہ "ڈان"، روزنامہ "ایکسپریس" سمیت ملک بھر کے اخبارات میں شائع ہوئی۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے 17 جولائی 2010ء کے اخبارات﴾